عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ • شمارہ نمبر ۱۷ • بتاریخ یکم تا ۷ اکتوبر ۱۹۹۳ء

توحید اسلام کی جان

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیس ارشادات رحمت

بائیبل کچھ نئی معلومات

مرزا قادیانی جیسے کچھ اور جھوٹے نبی اور ان کا عبرتناک انجام

مرزائیوں کی تعداد کا افسانہ اور بیعت کا نیا ڈھونگ

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اول
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانتہ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انھیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی 'نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی' مذہب سے لے کر سیاست تک' مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں' علماء' مناظرین' وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۲۰۷ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر' حضوری باغ روڈ' ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲۔ شمارہ نمبر ۱۷
بتاریخ ۱۲ تا ۱۸/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ
بمطابق یکم تا ۷/ اکتوبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ____ ۴
۲۔ مرزائیوں کی کل تعداد کا افسانہ (اداریہ) ____ ۵
۳۔ قادیانیوں سے تین سوال ____ ۷
۴۔ توحید۔ اسلام کی جان ____ ۸
۵۔ درس قرآن۔ سورۃ الحجرات ____ ۱۰
۶۔ رحمت عالم ؐ کے چالیس ارشادات رحمت ____ ۱۲
۷۔ ہمسایہ کے حقوق ____ ۱۴
۸۔ بائبل کچھ نئی معلومات ____ ۱۵
۹۔ مرزا قادیانی جیسے جھوٹی نبی اور ان کا عبرتناک انجام ____ ۱۷
۱۰۔ ناظم آباد میں شبان ختم نبوت کا قیام ____ ۱۹
۱۱۔ بیماریوں کا عالمی چیمپئن (دوسری قسط) ____ ۲۰
۱۲۔ اخبار ختم نبوت ____ ۲۱

سرپرست — مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ
مدیر اعلیٰ — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مدیر مسئول — عبد الرحمان باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

سرکولیشن مینجر — محمد انور رانا
قانونی مشیر — حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
تزئین — خوشی محمد انصاری
پبلشر — عبد الرحمان باوا
طابع — سید شاہد حسن
مطبع — القادر پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت — ۱۰۲ بزرٹہ لائن کراچی

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN LONDON
SW9 9HZ U.K. PHONE 071-737-8199

بیرون ملک چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۳۵ ڈالر
چیک/ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا سیپ، محمد موتی، صلی اللہ علیہ وسلم
اس بن دنیا کیسی ہوتی؟ صلی اللہ علیہ وسلم
مقصود کونین، محمد، مطلوب دارین محمد
اس بن کیسے دنیا ہوتی؟ صلی اللہ علیہ وسلم

گر نہ ہوتا آمنہ جایا، خلقت کا غم کھانے والا
خلقت میٹھی نیند نہ سوتی، صلی اللہ علیہ وسلم
زہراؑ کا دل غم کا مارا، ہجر نبیؐ میں پارہ پارہ
گم صم آنسو ہار پروتی، صلی اللہ علیہ وسلم

ساجن بن سکھ چین نہ آوے، یاد اس کی دن رین ستاوے
دل تڑپے ہے، آنکھیں روتی، صلی اللہ علیہ وسلم
کاش مرے محبوب کی دھرتی، مجھ پہ نفیس یہ شفقت کرتی
اپنے اندر مجھ کو سموتی، صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ نفیس الحسینی

نعت پاک

عبدالرؤف کامل سہارنپوری

دنیا کی ہدایت کو نبیوں کے امام آئے
پیغام خدا لے کر سلطان انامؐ آئے
مے خانے میں رندوں کو رحمت کے پیام آئے
دیکھو مئے وحدت کے وہ رقص میں جام آئے

ایمان کی راہوں میں جب میں نے قدم رکھا
ایثار کے جذبے بھی اس دم میرے کام آئے
جنت میں جو ہم پہنچے رضواں نے کہا ہنس کر
حضرتؐ کے غلام آئے، حضرتؐ کے غلام آئے

تم فرط عقیدت سے سر اپنا جھکالینا
جب بھی کسی محفل میں سرکارؐ کا نام آئے
کامل یہ تمنا ہے ہر بندہ مومن کی
عالم میں دوبارہ پھر اسلامی نظام آئے

مرزائیوں کی کل تعداد کا افسانہ اور بیعت کا نیا ڈھونگ

انگریزوں کا کہنا ہے کہ جھوٹ اتنا بولو کہ لوگ اسے سچ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔ انگریز کے خود کاشتہ پودے قادیانی بھی اس انگریزی کہاوت پر عمل پیرا ہیں۔ جھوٹ کیوں نہ بولیں' ہوئے جو جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے پیروکار۔

خشت اول چوں نہد معمار کج - تاثریا می رود دیوار کج

اگر عمارت کی پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی ہو تو اس پر جو عمارت کھڑی ہوگی وہ بھی ٹیڑھی ہی جائے گی۔

۱۔ مرزا قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور تضاد بیانیاں بھی کیں۔

۲۔ عمر بھر جھوٹ بولتا رہا جبکہ سچے نبی کی تعلیم سچ اور حق پر مبنی ہوتی ہے۔

تو جب مرزا قادیانی جھوٹا تھا اور جھوٹ ہی اس کا اوڑھنا بچھونا تھا تو جو اس کے پیروکار ہیں ان سے سچ کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟

قادیانی اپنی تعداد کے بارے میں یہ گپ ہانکتے ہیں کہ ہماری تعداد ایک کروڑ ہو چکی ہے حالانکہ گزشتہ مردم شماری میں ان کی کل تعداد ایک لاکھ چوالیس سے کچھ اوپر ہے باہر جو گئے ہوئے ہیں وہ زیادہ تر پاکستان سے ہی گئے ہیں۔ تاہم اگر بیرون ملک کی تعداد بھی اتنی ہی لگالیں تو مرزائیوں کی کل تعداد تین لاکھ سے زیادہ نہیں بنتی۔ لیکن نبوت جھوٹی امت جھوٹی اس لئے پوری قادیانی جماعت کی گاڑی جھوٹ ہی پر چل رہی ہے۔ وہ جھوٹ بول کر دنیا پر اپنے جھوٹے مذہب کا اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔

اب ذرا مرزا قادیانی سمیت مرزائیوں کی گپ بازیاں ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ مرزا قادیانی نے لکھا۔

"میری جماعت کی تعداد بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔"

(تبلیغ رسالت ج۱۰ص ۱۴۳)

۲۔ مرزا محمود نے ملکہ بھوپال کے نام خط میں لکھا کہ۔

"مرزا صاحب کے انتقال کے وقت ان کی جماعت کی تعداد ۴لاکھ تھی۔"

(الفضل ۲۲۔۹۔۲۸)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی موت کے وقت مرزائیوں کی تعداد چار لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔

۳۔ اس کے بعد جون ۱۹۲۲ء میں مرزا محمود نے ایک عدالتی بیان میں کہا۔

"جماعت کی تعداد اندازاً ۴/۵لاکھ ہے۔"

۴۔ مقدمہ اخبار مباہلہ میں مرزائی گواہوں نے اپنی تعداد دس لاکھ بتائی اور ۱۹۲۰ء میں ایک قادیانی مصنف نے اپنی کتاب "کوکب دری" میں مرزائیوں کی تعداد ساری دنیا میں بیس لاکھ لکھی۔ ستمبر ۱۹۲۲ء بھیرہ ضلع سرگودھا کے ایک مناظرہ میں مولوی مبارک نے یہ تعداد بڑھا کر پچاس لاکھ کر دی۔

(شمس الاسلام ۱۰۔۵)

۵۔ انگلستان میں قادیانی مبلغ عبدالرحیم درد نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہم ۸۰لاکھ کے قریب ہیں۔

لیکن وہ جو مثل مشہور ہے کہ "کھودا پہاڑ نکلا چوہا' وہ بھی مرا ہوا۔" مرزائیوں پر یہ مثال صادق آتی ہے کیونکہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے بارے میں الفضل نے لکھا ہے۔

۶۔ "لیکن افسوس کہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں زیادہ لکھانے کے باوجود سارے پنجاب میں صرف ۵۶ہزار نکلے۔"

(الفضل ۳۴۔۸۔۵)

۷۔ جس پر مرزا محمود نے کہا کہ۔

"دوسرے صوبہ جات کے ۲۵ہزار ملا لیں پھر ہم ہندوستان بھر میں ۷۵ہزار ہو گئے۔"

(الفضل ۳۴۔۶۔۲۱)

آپ سابقہ حوالہ جات پر غور کریں کہ انہوں نے کس طرح خود کو ۴ سے ۸۰ لاکھ تک پہنچا دیا لیکن مردم شماری میں زیادہ اندراج کرانے کے باوجود ۷۵ہزار سے نہ بڑھ سکے۔ اب آیئے ۱۹۴۷ء میں۔

۸۔ ۳۰/مارچ ۱۹۴۷ء میں حیدرآباد سندھ میں مرزا محمود سے اخباری نمائندوں نے پوچھا کہ آپ کی تعداد کتنی ہے تو مرزا محمود کہتا ہے کہ۔

"ہماری صحیح تعداد دنیا بھر میں ۴/۵لاکھ کے درمیان ہے۔"

(الفضل ۴۷۔۴۔۱۲)

۹۔ ۱۱مئی ۱۹۴۷ء کو مرزا محمود نے گاندھی جی کو بتایا کہ ہماری جماعت پانچ لاکھ ہے۔"

(الفضل ۴۷۔۵۔۲۲)

۱۰۔ لیکن ٹھیک اس کے تین دن بعد مرزا محمود نے جمعہ کے اجتماع میں کہا کہ۔

"ہماری تعداد ۴/۳لاکھ ہے۔" (یعنی تین دن میں ڈیڑھ لاکھ کم ہو گئے)

(الفضل ۴۷۔۲۲۵)

ہمارا حوالہ جات پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قادیانی اپنی جو تعداد بیان کرتے ہیں وہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہوتی ہے۔ وہ اس طرح سادہ لوح لوگوں کو متاثر کرتے ہیں۔ جھوٹ خود ظاہر ہو جاتا ہے' جس کا اندازہ مذکورہ حوالہ جات پڑھ کر بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

اگر ہم مرزائیوں پر اعتبار کر لیں کہ ان کی تعداد ایک کروڑ ہے تو پاکستان میں ان کی تعداد ۷۵ لاکھ تو ہو گی لیکن وہ الیکشن میں اپنا نمائندہ کھڑا کرنے سے اس لئے بھاگتے ہیں کہ کہیں ان کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے اور جھوٹ کا پول نہ کھل جائے۔

ہمارا مرزائیوں کی تعداد پر بحث کرنا مقصود نہیں تھا۔ اصل مقصود یہ تھا کہ آج کل مرزائی یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ہمارے مرزا طاہر کے ہاتھ پر لاکھوں افراد نے بیعت کر لی اور یہ ہماری ترقی کی دلیل ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی اسی طرح کا جھوٹ اور کذب ہے جس طرح انہوں نے اپنی تعداد کو کبھی ۴لاکھ' کبھی ۱۵لاکھ' کبھی ۵۰لاکھ اور کبھی ۸۰لاکھ بتایا لیکن مردم شماری ہوئی تو ۷۵ہزار سے زیادہ نہ بڑھ سکے۔ شاید وہ مرزا قادیانی کے اس اصول پر عمل کر رہے ہوں' جو اس نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ۔

"۵۰ اور ۵ میں چونکہ ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے ۵ سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔"

اگر مرزا طاہر کے ہاتھ پر ۲۰ آدمیوں نے بھی ہاتھ دھر لیا ہو گا تو انہوں نے مزید صفریں لگا کر اسے دو لاکھ بنا دیا۔ اسے کہتے ہیں ڈھٹائی اور بے شرمی کی انتہاء۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیوں سے تین سوال

ں پر غور و فکر کرنا ان کے لئے ہدایت کا راستہ کھول سکتا ہے

4

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے اور اس کے ثبوت میں قرآن کریم کی آیت اور اپنے الہامات کا حوالہ دیا تھا۔ (جیسا کہ سوال نمبر ۱۔۲۔۳ میں مرزا کی عبارت آپ پڑھ چکے ہیں) لیکن اعجاز احمدی میں لکھتا ہے کہ میں نے براہین احمدیہ یہ عقیدہ خدا کی وحی سے نہیں لکھا تھا۔ مرزا کی عبارت ملاحظہ ہو:

"اس وقت کے نادان مخالف بدبختی کی طرف دوڑتے ہیں' اور شقاوت سر پر سوار ہے' باز نہیں آتے' کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں' مثلاً" کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے' اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو' اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں؟ اور مجھے کب دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں؟"

(اعجاز احمدی ص ۶۔ روحانی خزائن ص ۱۱۳ جلد ۱۹)

سوال یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں قرآن کریم کی آیت اور مرزا کے الہامات کا جو حوالہ دیا گیا تھا' کیا آپ کے نزدیک یہ خدا کی وحی ہے یا نہیں؟ اگر آپ ان چیزوں کو خدا کی وحی مانتے ہیں تو مرزا کا انکار کرنا جھوٹ ہے یا نہیں؟

5

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ سورۃ الصف کی آیت (۱۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں پیشگوئی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں ابتدا ہی سے مجھے بھی شریک کر رکھا ہے۔ (دیکھئے سوال نمبر ۲ میں مرزا کی پوری عبارت)۔

اس کے برعکس اعجاز احمدی میں لکھتا ہے کہ براہین احمدیہ میں:

"مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** (سورۃ الصف:۱۰)"

(اعجاز احمدی ص ۷۔ روحانی خزائن ص ۱۱۳ جلد ۱۹)

مرزا کے یہ دونوں بیان آپس میں ٹکراتے ہیں کیونکہ براہین میں کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کا مصداق عیسیٰ علیہ السلام ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس میں شریک کر رکھا ہے' اور اعجاز احمدی میں کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اس پیشگوئی میں کوئی حصہ نہیں' بلکہ میں ہی اس کا مصداق ہوں۔ اور لطف یہ کہ دونوں جگہ اپنے الہام کا حوالہ دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کون سی بات سچی ہے اور کون سی جھوٹی؟ اور کون سا الہام صحیح ہے اور کون سا غلط؟

6

مرزا قادیانی' اعجاز احمدی میں لکھتا ہے:

"پھر میں قریباً" بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے' اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا' جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔"

(اعجاز احمدی ص ۷۔ روحانی خزائن ص ۱۱۳ جلد ۱۹)

اس کے برعکس "آئینہ کمالات اسلام" میں لکھتا ہے:

"و واللہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ اننی جعلت المسیح ابن مریم' وانی نازل فی منزلہ' ولکن اخفیتہ' نظرا" الی تاویلہ' بل ما بدلت عقیدتی و کنت علیھا من المتمسکین' و توقفت فی الاظہار عشر سنین۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱۔ روحانی خزائن ص ۵۵۱ جلد ۵)

ترجمہ۔ "اور اللہ کی قسم! میں ایک مدت سے جانتا تھا کہ مجھے مسیح ابن مریم بنا دیا گیا ہے' اور میں اس کی جگہ نازل ہوا ہوں۔ لیکن میں نے اس کو چھپائے رکھا اس کی تاویل پر نظر کرتے ہوئے' بلکہ میں نے اپنا عقیدہ بھی نہیں بدلا' بلکہ اسی پر قائم رہا اور میں نے دس برس اس کے اظہار میں توقف کیا۔"

ان دونوں بیانوں میں تناقض ہے۔ اعجاز احمدی میں کہتا ہے کہ بارہ برس تک مجھے خبر نہیں تھی کہ خدا نے بڑی شد و مد سے مجھے مسیح موعود قرار دیا ہے' اور آئینہ کمالات اسلام میں کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! میں جانتا تھا کہ مجھے مسیح موعود بنا دیا گیا ہے۔ لیکن میں نے اس کو دس برس تک چھپائے رکھا۔ ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات صحیح ہے اور کون سی غلط؟ کون سی سچ ہے اور کون سی جھوٹ؟

از۔ محمد اقبال' حیدر آباد

توحید ـــ اسلام کی جان

اللہ تعالیٰ کی توحید پر قرآن نے سب سے زیادہ زور دیا ہے

تمام انبیاء کرامؑ کی مشترکہ اور مرکزی دعوت "دعوت توحید" تھی

آپؐ کے جاں نثاروں پر جو جاں گداز واقعات گزرے' پڑھ کر دل کانپتا ہے

توحید' دین اسلام کی جان ہے۔ کلمہ طیبہ کا جزو اول اسی اقرار پر مبنی ہے۔ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

خدا کو صرف مان لینے کا نام توحید نہیں بلکہ عملی زندگی سے خدا کے واحد و یکتا ہونے کا ثبوت ضروری ہے۔ ایک آدمی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو ذات و صفات میں واحد و یکتا اور بے مثل سمجھے۔ ہر قسم کی بندگی و عبادت اسی کے ساتھ مخصوص جانے۔ اس میں کسی کو شریک نہ کرے۔ فی زمانہ شرک زیادہ طور پر صفات میں کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید پر قرآن نے سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ نماز' خدا سے رشتہ جوڑنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن نماز کا ذکر اگر پانچ جگہ ہے تو توحید کا پچاس جگہ۔ قرآن مجید نے جتنا زور شرک کی تردید اور توحید کے اثبات پر دیا ہے' اتنا زور کسی دوسرے مسئلے پر نہیں دیا۔ گزشتہ اقوام کے واقعات سنا کر توحید کی اہمیت بتائی جاتی ہے۔ عقلی دلائل سے توحید کے رموز سمجھائے جاتے ہیں اور کبھی ذرا ذرا کر توحید کا اقرار لیا جاتا ہے۔ اسلامی فلسفہ اخلاق کی جان "توحید" ہے۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مشترکہ اور مرکزی دعوت' دعوت توحید تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبر صرف اس لئے بھیجے تاکہ وہ اللہ کی مخلوق تک اللہ کی توحید کا پیغام پہنچائیں اور انہیں بتائیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بننے کے لائق نہیں۔ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ کی بجالاؤ۔

عبادت کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ زبانی عبادت۔

۲۔ بدنی عبادت۔

۳۔ مالی عبادت۔

زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کہنا۔ اسی کی تسبیح و تقدیس کرنا۔ اسی کے سامنے اپنی حاجتیں اور مشکلیں پیش کرنا۔ اس سے حاجت براری اور مشکل کشائی کے لئے دعا و التجا کرنا۔ مصیبتوں اور تکلیفوں میں اسے دور اور نزدیک سے مدد کے لئے پکارنا۔ آفات و بلیات میں اسی کی دہائی دینا اور اس کی بارگاہ عالی میں اپنی بے چارگی' درماندگی' عاجزی اور بے بسی کا اعتراف کرنا۔ اس سے اپنے گناہوں اور قصوروں کی معافی اور بخشش کی درخواست کرنا اور اسی کی نذر و منت ماننا۔ یہ سب زبانی عبادتیں ہیں کیونکہ یہ سب زبان سے ادا کی جاتی ہیں۔ جبکہ حقیقت میں یہ بھی بدنی عبادت میں آتی ہیں کیونکہ زبان بھی بدن کا ایک حصہ ہے س کے علاوہ جو عبادتیں بدن کے باقی اعضاء سے کی جاتی ہیں وہ بدنی عبادتیں کہلاتی ہیں۔ مثلاً "رکوع کرنا' سجدہ کرنا' طواف کرنا وغیرہ اور جن عبادتوں کا تعلق مال خرچ کرنے کے متعلق ہے وہ مالی عبادتیں کہلاتی ہیں۔ مثلاً" صدقہ زکوٰۃ دینا' نذر و منت وغیرہ دینا۔ البتہ حج کرنا یہ مالی اور بدنی دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں مال اور جان دونوں کام آتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز (کے قعدہ) میں بیٹھے تو یوں کہے "التحیات للہ" تمام زبانی عبادتیں ساری بدنی عبادتیں اور سب مالی عبادتیں اللہ کے لئے مخصوص ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص۸۵)

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل فتح مکہ کے موقع پر اس خوف کے مارے کہ کہیں میں اپنی اسلام دشمنی کی پاداش میں قتل نہ کردیا جاؤں' بھاگ کر سمندر میں ایک کشتی میں سوار ہوگئے۔ جب کشتی بھنور میں موجوں کے تھپیڑوں سے دوچار ہوئی تو ملاحوں نے کہا خالص اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کرتے ہوئے اسی کو پکارو کیونکہ تمہارے دوسرے الہ اس موقع پر کسی کام نہیں آسکتے۔ حضرت عکرمہؓ نے کہا کہ اگر سمندر میں وہ کام نہیں آسکتے تو خشکی پر اللہ تعالیٰ کے سوا کون کام آسکتا ہے؟ پھر عہد کیا کہ اے اللہ! میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے اس مشکل سے نجات دی تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت کروں گا کیونکہ یہی سبق تو ہمیں وہ بتلاتے ہیں' جس سے ہم بھاگے بھاگے پھرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی اور انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا اور مسلمان ہوگئے۔ (نسائی)

خداوند کریم کے حکم سے جب ابراہیمؑ نے اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہؓ اور شیرخوار بچے اسماعیلؑ کو چٹیل اور بیابان جگہ یعنی مکہ مکرمہ میں چھوڑ دیا تھا اور آس پاس پانی کا قطرہ تک نہیں تھا۔ اسماعیلؑ کے ایڑیاں رگڑنے سے پانی بہہ نکلا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے اور تمام جماعت نے سیر ہو کر پانی پیا لیکن کربلا کے میدان کے پاس تھوڑے ہی فاصلے پر نہر جاری ہے اور حضرت حسینؓ کو پانی میسر نہیں ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو نہر کا رخ ادھر موڑ سکتا تھا' وہاں چشمے جاری کرسکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کیوں نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ میں مشکل کشا ہوں' حاجت روا ہوں' فریاد رس ہوں۔ پانی دوں میری مرضی' پانی نہ دوں میری مرضی۔

خدا مالک الملک ہے' چاہے تو عطا کرے' چاہے تو چھین لے۔ خدا تعالیٰ نے ملک ہسپانیہ (قرطبہ) نصاریٰ سے لے کر مسلمانوں کو دے دیا' پھر مسلمانوں سے چھین کر نصاریٰ کے حوالہ کردیا۔ ہلاکو نے بغداد کو برباد کیا اور قبضہ کیا۔ عراق میں اسرائیلی جہاز آکر ایٹمی پلانٹ تباہ کرگئے۔ ہندوستان کا وسیع حصہ مسلمانوں کے پاس تھا' مسلمانوں سے چھین کر نصاریٰ کے حوالے کردیا۔ پھر انگریز سے لے کر ہندوؤں کو واپس کردیا۔ کشمیر ہندوؤں کو دے دیا۔ پاکستان سے مشرقی پاکستان الگ ہوگیا۔ نوے ہزار مسلمان ہندوؤں کی قید میں چلے گئے۔ ہندوستان میں آج بھی مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے۔ فلسطین اور قبلہ اول پر یہودیوں کا قبضہ ہے۔

واقعات ساتھ ساتھ یہ ثابت کرتے آئے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ مغلوب کرنا چاہے تو کوئی غالب کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ یہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے کہ یہ سب کچھ ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ مگر ہے تو اللہ کی مشیت ہے۔

دنیا میں ترا کوئی بھی مشکل کشا نہیں
اس لا شریک مولا و مشکل کشا سے مانگ

خدا کو چھوڑ کر بتوں کی رٹ ایسی لگائی ہے
اصل بنیاد مذہب کی بتا دے کیوں گرائی ہے

دنیا میں سب سے پہلا انسان یعنی حضرت آدمؑ چونکہ خدا کا پیغمبر تھا۔ اس لئے بھی دنیا میں پہلے توحید ہی تھی۔ یہ توحید دنیا میں کافی عرصہ تک شرک کی آمیزش سے پاک رہی۔ یہاں تک کہ حضرت نوحؑ سے کچھ عرصہ پہلے شیطان نے ہزاروں توحید کے پرستاروں کو شرک کے جال میں پھنسا لیا۔ حضرت نوحؑ سے پہلے پانچ آدمی ود' سواع' یغوث' یعوق اور نسر بہت نیک' توحید پرست' اولیاء اللہ تھے۔ جب وہ فوت ہوگئے تو ان کے معتقدین اور اعزہ و اقرباء بہت غمگین ہوئے تو شیطان نے انہیں یہ بات سمجھائی کہ وہ ان کی شکلوں پر پتھر کے بت بنا کر ان جگہوں میں نصب کردیں' جہاں وہ خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان بزرگوں کی شکلوں پر پتھر کے بت بنا کر اور ان ہی بزرگوں کے ناموں پر ان کے نام رکھ کر ان کی جگہوں پر کھڑے کردیئے۔ پہلے لوگوں نے تو تعمیر بت صرف غم غلط کرنے کے لئے' بطور یادگار بنا کر رکھے تھے لیکن جب یہ لوگ دنیا سے رخصت ہوئے تو رفتہ رفتہ ان بتوں کی پوجا شروع ہوگئی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی یہی مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری ص ۷۳۲ ج ۲)

حضرت نوحؑ سب سے پہلے صاحب شریعت رسول تھے' جنہیں دعوت توحید اور رد شرک کے لئے دنیا میں بھیجا گیا۔ ان سے پہلے حضرت آدمؑ' حضرت شیثؑ اور حضرت ادریسؑ تھے تو سہی مگر وہ نبی تھے' رسول نہیں تھے اور نہ ان کے زمانوں میں شرک موجود تھا۔ یہ بیماری حضرت ادریسؑ کے بعد پھوٹی۔ چنانچہ علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبیؒ اپنی تفسیر الجامع احکام القرآن ص ۱۰ ج ۳ میں فرماتے ہیں۔ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان بارہ سو سال کا فاصلہ ہے اور حضرت آدمؑ کی عمر نو سو ساٹھ برس کی تھی اور اس زمانہ کے لوگ ایک دین پر تھے اور سب کے سب توحید کے پابند تھے اور حضرت ادریسؑ کے اٹھ جانے تک وہ سب توحید کے پابند رہے' اس کے بعد ان میں اختلاف پیدا ہوا (چنانچہ کچھ تو توحید پر قائم رہے اور کچھ مشرک ہوگئے) چنانچہ ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو رسول بنا کر اور انہیں پیغام توحید دے کر بھیجا۔ توحید کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ سے زائد انبیاء علیہم السلام بھیجے' جنہوں نے سر دھڑ کی بازی لگا کر اور جان جوکھوں میں ڈال کر اس کام کو سرانجام دیا۔

حضرت نوحؑ نے ساڑھے نو سو سال دن رات ایک کرکے تبلیغ دین و اشاعت توحید کا فریضہ ادا کیا مگر اس قدر طویل عرصہ کے وعظ و تبلیغ کے بعد صرف چند آدمی ہی آپ کے ساتھ ایمان لائے۔ دنیا میں سب سے پہلے مبلغ توحید حضرت نوحؑ کا ساڑھے نو سو سال کا عرصہ تبلیغ توحید پر لگانے اور پھر بھی حوصلہ افزا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہونے میں یہ حکمت بتلانا مقصود تھی کہ شرک کا مقابلہ آسان کام نہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کو بھی تبلیغ و توحید کی وجہ سے آگ میں ڈالا گیا تھا کہ وہ لوگوں کو بتوں کی پوجا سے روکتے تھے' بس اس پر وہ آگ بگولا ہوگئے اور حضرت ابراہیمؑ کو برا جان کر آگ میں ڈالنے کا فیصلہ کرلیا۔ عورتیں اپنے الہوں اور معبودوں کے نام پر منتیں مانتی تھیں کہ میرا فلاں کام بن گیا' میری فلاں حاجت پوری ہوگئی تو میں اس چتا کے لئے ایندھن کا نذرانہ دوں گی جو بزرگوں کی پرستش سے روکنے والے ابراہیمؑ کے لئے تیار کی جارہی ہے۔

جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو حضرت جبرئیلؑ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے ابراہیمؑ کیا آپ کو کوئی ضرورت ہے' ہمارے متعلق کچھ خدمت ہے؟ تو حضرت ابراہیمؑ نے جواب میں فرمایا کہ ضرورت اور حاجت تو ہے مگر اے جبرئیلؑ امین آپ سے متعلق نہیں' خدا سے متعلق ہے۔ یہ ہے توحید کہ آگ میں جل جانا منظور کرلیا جائے مگر خدا کے سوا اگر جبرئیلؑ بھی ہو تو اس سے بھی حاجت براری کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

توحید بیان کرنے والے کو پھول نہیں پہنائے جاتے' حلوے نہیں کھلائے جاتے بلکہ توحید بیان کرنے والے آروں سے چیرے گئے' مصائب و شدائد کی بھٹیوں میں تپائے گئے اور پوری دنیا کی مخالفت کا سیلاب ان پر امڈ آیا۔ آرام و راحت' دنیوی عزت و آسائش' دوستوں کی نظر شفقت' احباب و اقارب کی ہمدردی و تعاون سب کچھ ان سے روٹھ گیا۔ بے کسی و بے بسی کے عالم میں ترک وطن بھی کرنا' ہر قسم کے طعن و الزامات کے تیر ان کے جگر چھلنی کرتے رہے۔ زر' زن' زمین اور اقتدار حکومت کی عشوہ سامانیاں اپنی پوری قوت کے ساتھ دل کشی و ہوش ربائی کے تمام جادو استعمال کرتی رہیں۔ معاشی خوشحالیوں اور دنیاوی عیش و آرامیوں نے مقابل میں آکر اپنے بے نقاب جلووں کے ساتھ عقل و ہوش کو شکار کرنے میں ذرہ بھر کوتاہی نہ کی۔ لیکن پیغمبروں نے نعرہ توحید بلند کرنے میں کسی سے کوئی مصالحت قبول نہ کی۔ پیغمبروں نے توحید کا سودا کسی اور چیز سے قبول نہ کیا۔ نہ دنیوی عیش و خوشحالی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ دنیا والوں کے تخت عیش اور خزینہ دولت کو ٹھکرا دیا۔ جانکاہ دھمکیوں کی پرواہ نہ کی۔

سب سے بڑھ کر مصائب و آلام' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برداشت کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں نے پتھر برسا کر لہولہان کیا۔ شعب ابی طالب میں محبوس کیا۔ تمام قوم نے بائیکاٹ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ گردن مبارک پر اوجھڑی ڈالی گئی۔ گلے مبارک میں چادر لپیٹ کر اس زور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھینچا گیا کہ گردن مبارک میں بدھیاں پڑگئیں۔ گالیاں دی گئیں۔ جب باہر نکلتے تو شریر لڑکے پیچھے پیچھے غول باندھ کر چلتے۔ ایک شقی اور بدبخت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خاک ڈال دی۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا پورا پورا انتظام کرلیا گیا کہ اچانک حضرت ابوبکرؓ آگئے اور پرزور مداخلت کرکے دشمنوں کے نرغہ سے نکال لیا اور یہ فرمایا کہ اس شخص کو قتل کرتے ہو' جو صرف یہ کہتا ہے کہ میری پرورش کرنے والا صرف ایک ہی ہے۔ غرضیکہ دشمنوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ کہنے والوں نے کیا کچھ نہ کہا۔ حاسدوں نے کس بات سے دریغ کیا' جو بغض اور حسد میں نہ کی جاتی ہو۔ مفسدوں کی مفسدہ پردازی' موذیوں کی ایذا اور ظلم و جور کی وہاں کیا کمی تھی۔ کبھی کاہن کہا' کبھی ساحر کہا' کبھی مجنون بنایا' کبھی مفتری ٹھہرایا۔ (العیاذ باللہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثاروں پر جو جانگداز واقعات گزرے' ان کو پڑھ کر دل کانپ جاتا ہے۔

ا۔ حضرت خباب بن الارتؓ تمیمی زمانہ جاہلیت میں غلام بنا کر فروخت کردیئے گئے تھے۔ یہ سابقون میں سے ہیں۔ ساتویں یا آٹھویں مسلمان ہیں۔ ان پر بڑے مظالم توڑے گئے لیکن ان کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ ایک روز ان کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر چت لٹا کر ان کے سینے پر ایک شخص کو کھڑا کردیا گیا تاکہ وہ کروٹ نہ بدل سکیں۔ یہاں تک کہ کوئلے بجھ کر ٹھنڈے پڑ گئے۔

۲۔ بلال حبشیؓ جو موذن اول تھے۔ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ ظالم ان کی مشکیں کس کر گرم ریت پر لٹا دیتا اور سینے پر بھاری چٹان رکھ دیتا اور اسلام چھوڑنے کو کہتا لیکن اہل وفا کی زبان سے "احد' احد" ہی نکلتا۔ ایک دن تنگ آکر امیہ بن خلف نے ان کے گلے میں رسی باندھی اور لونڈوں کے حوالے کردیا' جو انہیں شہر کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک گھسیٹتے پھر رہے تھے۔ سفاک کفار دیکھ دیکھ کر ہنستے' پھبتیاں کستے اور یہ وفا کیش "احد' احد" کہتے رہے۔

افسوس آج مسلمان قوم "توحید" سے غافل ہوگئی ہے۔ یہود و نصاریٰ اور ہنود کے نقش قدم پر چل پڑی ہے۔ عقائد و اعمال اور اخلاق میں ان کی اندھی تقلید کی اور شرک میں مبتلا ہوگئی ہے لیکن ضد پر اڑی ہوئی ہے کہ یہ عین عبادت ہے۔ شجر توحید کو حد درجہ پژمردہ کردیا ہے اور دین توحید' ہندوانہ آلودگیوں سے لت پت ہوگیا ہے۔ عقائد ہندوانہ' اعمال ہندوانہ' مشرکانہ غرضیکہ کفر و شرک کی یہ آندھی عروج پر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو شرک کی آلودگیوں سے پاک صاف کیا جائے اور توحید کے لئے ماریں کھانی پڑیں' گالیاں ملیں تو اس کو سعادت سمجھیں' یہ سنت پیغمبراں ہے۔ اگر توحید آسان ہوتی تو پیغمبر کیوں سختیاں اٹھاتے؟

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ جب آخری بیماری میں

باقی ص ۲۳ پر

درس قرآن نمبر ۲

سورۃ الحجرات

اسلام کے راستے پر چلو' نیک کام کرو' برے کاموں سے بچو تاکہ دل میں ایمان کی روشنی پیدا ہو

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

یاایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون ○ ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله اولئک الذین امتحن الله قلوبهم للتقوی لهم مغفرة واجر عظیم ○

"اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو۔ اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو۔ کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں' یہ لوگ وہ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خاص کر دیا ہے' ان لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔"

تفسیر و تشریح

گزشتہ ابتدائی آیت میں سب سے پہلا حکم جو مسلمانوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا وہ یہ تھا کہ اللہ اور اس کے رسول کے سامنے اپنی رائے مت چلاؤ اور کسی قول یا فعل میں اللہ اور رسول کی اجازت سے پہلے سبقت مت کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو وہ تمہاری ساری باتیں سنتا اور تمہاری ساری حالتیں جانتا ہے۔ اب آگے دوسرا و تیسرا حکم ان آیات میں دیا جاتا ہے اور اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا جاتا ہے کہ اپنی آوازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کیا کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں نہ شور و شغب کیا جائے اور نہ چیخ کر بات کی جائے اور جیسے آپس میں بے تکلفی سے بات چیت کرتے ہو اس طرح آپ سے بات چیت نہ کی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کرنا خلاف ادب ہے۔ آپ سے خطاب کرو تو نرم آواز سے۔ تعظیم و احترام کے لہجہ میں ادب و شائستگی کے ساتھ آپ سے گفتگو کرتے وقت پوری احتیاط رکھنی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا اونچا بولنا آپ کو ناگوار خاطر ہو اور آپ کو تکدر و اذیت پیش آئے۔ اگر ایسا ہوا تو تم کہیں کے نہ رہو گے اور تمہارا سارا کیا کرایا اکارت ہو جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناخوشی کے بعد مسلمانوں کا ٹھکانا کہاں۔ تو بلند آوازیں اور بے تکلفی سے حضورؐ سے گفتگو کرنے سے منع فرمایا گیا اور یہ اس لئے کہ کہیں کسی وقت یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور ایذا کا باعث نہ ہو جائے اور آپ کو ایذا وہی موجب حبط عمل ہے تو ایسا کرنے سے خدشہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ تمام اعمال حبط کرلے اور تمہیں اس کا پتہ بھی نہ چلے۔ علاوہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوں بھی زبان سے بات نکالنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ایک صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

"ایک شخص اللہ کی رضامندی کا کوئی کلمہ ایسا کہہ گزرتا ہے کہ اس کے نزدیک تو اس کلمہ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ کو وہ اتنا پسند آتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ جنتی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کوئی انسان خدا کی ناراضگی کا کوئی ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے کہ اس کے نزدیک تو اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی لیکن خدا تعالیٰ اسے اس کلمہ کی وجہ سے جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں پہنچا دیتا ہے۔" (العیاذ باللہ تعالیٰ)

تو ان آیات میں اللہ رب العزت نے جو آداب نبوت تعلیم فرمائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان آداب کی درجہ کمال میں تعمیل فرمائی۔ صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا ادب کرتے تھے کہ دیکھنے والے ششدر رہ جاتے تھے۔ سامنے مجلس نبوی میں بیٹھے تو معلوم ہوتا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تو خاموشی چھا جاتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو محبت اور ادب میں صحابہؓ وضو کا پانی اپنے ہاتھوں میں لے لیتے اور اپنے چہرہ اور بدنوں پر مل لیتے۔

جب یہ آیات نازل ہوئی ہیں تو جن صحابہ کرام کی آواز قدرتاً بلند تھی وہ بہت گھبرائے اور پریشان خاطر ہوئے کہ کہیں بلند آوازی سے گفتگو کرنے پر اعمال حبط ہو جانے کی وعید کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قسم ہے کہ اب مرتے دم تک آپ سے اس طرح بولوں گا جیسے کوئی کسی سے سرگوشی کرتا ہو اور حضرت عمرؓ اس قدر آہستہ بولنے لگے کہ بعض اوقات دوبارہ پوچھنا پڑتا اور تفسیر ابن جریر میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت اتری تو حضرت ثابت بن قیسؓ راستہ ہی میں بیٹھ گئے اور رونے لگے۔ حضرت عاصم بن عدیؓ جب وہاں سے گزرے اور انہیں روتے دیکھا تو سبب دریافت کیا۔ جواب ملا کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل نہ ہوئی ہو۔ میری آواز بلند ہے۔ حضرت عاصمؓ یہ سن کر چلے گئے اور حضرت ثابتؓ کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ گھر گئے اور اپنی بیوی صاحبہ سے کہا کہ میں اپنے گھوڑے کے طویلہ میں جا رہا ہوں۔ تم اس کا دروازہ باہر سے بند کر کے لوہے کے کیل سے اسے جڑ دو۔ خدا کی قسم میں اس میں سے نہ نکلوں گا۔ یہاں تک کہ یا تو مرجاؤں یا اللہ تعالیٰ اپنے رسول

کو مجھ سے رضامند کروے۔ یہاں تو یہ ہوا۔ وہاں جب دربار رسالتؐ میں حضرت عاصمؓ نے حضرت ثابتؓ کی یہ حالت بیان کی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم جاؤ اور ثابت کو میرے پاس بلا لاؤ لیکن حضرت عاصمؓ اس جگہ آئے جہاں حضرت ثابتؓ بیٹھے رو رہے تھے تو ان کو نہ پایا مکان پر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ گھوڑے کے طویلے میں ہیں۔ یہاں آ کر کہا کہ ثابت چلو۔ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرما رہے ہیں۔ حضرت ثابتؓ نے کہا کہ بہت اچھا۔ کیل نکال ڈالو اور دروازہ کھول دو۔ پھر باہر نکل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے رونے کی وجہ پوچھی جس کا سچا جواب حضرت ثابتؓ نے عرض کیا۔ آپؐ نے سن کر فرمایا کہ کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تم قابل تعریف زندگی جیو اور شہید ہو کر مرو اور جنت میں جاؤ۔ اس پر حضرت ثابتؓ کا سارا رنج کافور ہو گیا اور خوش ہو گئے اور فرمانے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کی اور آپ کی اس بشارت پر بہت خوش ہوں اور اب آئندہ کبھی بھی اپنی آواز آپ کی آواز سے اونچی نہ کروں گا۔ اور صحیح بخاری میں یہ روایت اس طرح ہے کہ حضرت ثابت بن قیسؓ کئی دن تک حضورؐ کی مجلس میں نظر نہ آئے اور ایک روایت (مسند احمد) میں یہ بھی ہے کہ حضورؐ نے دریافت فرمایا تھا کہ ثابت کہاں ہیں، نظر نہیں آتے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کی بابت معلوم کر کے بتلاؤں گا۔ وہ حضرت ثابتؓ کے مکان پر آئے۔ دیکھا کہ وہ سر جھکائے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے جواب ملا کہ برا حال ہے۔ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز بلند کرتا تھا۔ میرے اعمال برباد ہو گئے اور میں تو جہنمی ہو گیا۔ یہ صحابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے اور سارا واقعہ آپؐ سے کہہ سنایا تو حضورؐ کے فرمان سے ایک زبردست بشارت لے کر دوبارہ حضرت ثابتؓ کے ہاں گئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان سے کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے بعد ہم انہیں زندہ چلتے پھرتے دیکھتے تھے اور جانتے تھے کہ وہ اہل جنت ہیں۔ یمامہ کی جنگ میں دشمنوں سے لڑتے ہوئے حضرت ثابت بن قیسؓ شہید ہوئے تھے۔ مقصود ان روایات کے بتانے سے یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا سی بھی ناراضگی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ پھر جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں آپ کے سامنے یا آپ کی مجلس میں بلند آواز سے بولنا ممنوع تھا۔ علماء نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی قبر شریف کے پاس بھی بلند آواز سے بولنا مکروہ ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اپنی حیات مبارکہ میں قابل احترام و عزت تھے اسی طرح اب بھی آپ اپنی قبر شریف میں بھی باعزت اور قابل احترام ہی ہیں۔ روایات میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ نے دو شخصوں کی کچھ بلند آوازیں مسجد نبوی میں سن کر وہاں آ کر ان سے دریافت فرمایا۔ تمہیں معلوم بھی ہے کہ تم کہاں ہو؟ پھر ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ طائف کے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مدینہ کے ہوتے تو میں تمہیں پوری سزا دیتا۔ الغرض ان آیات میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اہل ایمان کو آداب نبوتؐ تعلیم فرمائے۔ آگے ان آداب کی بجا آوری کی رغبت میں فرمایا کہ جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے سامنے اپنی آواز پست اور دھیمی رکھتے ہیں یہ وہ ہیں کہ جن کے دلوں کو اللہ نے خالص تقویٰ و طہارت کے واسطے تیار کر دیا ہے اور اس اخلاص اور حق شناسی کی برکت سے پچھلی کوتاہیاں معاف ہوں گی اور بڑا بھاری اجر و ثواب ملے گا۔

ان آیات میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ آپ سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو۔ کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خاص کر دیا ہے اور ان لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔"

ان آیات سے متعلق شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تنبیہ لکھی ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سننے اور پڑھنے کے وقت بھی یہی ادب چاہئے اور قبر شریف کے پاس جو حاضر ہو وہاں بھی ان آداب کو ملحوظ رکھے۔ نیز آپ کے خلفاء، علمائے ربانیین اور اولوالامر کے ساتھ درجہ بدرجہ اسی ادب سے پیش آنا چاہئے تاکہ جماعتی نظام قائم رہے۔ فرق مراتب نہ کرنے سے بہت سے مفاسد اور فتنوں کا دروازہ کھلتا ہے۔" یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے زیادہ آواز بلند کرنا خلاف ادب ہے تو آپ کے احکام و ارشادات سننے کے بعد ان کے خلاف آواز اٹھانا کس درجہ کا جرم و گناہ ہو گا جو کہ ہمارے معاشرہ میں ایک طبقہ کا محبوب مشغلہ بنا ہوا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی اس پرفتن دور میں ہمارے دین و ایمان کی حفاظت فرمائیں۔ (آمین)

یہاں جو فرمایا گیا **ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون** یعنی اپنی آواز کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند نہ کرو بسبب اس خطرہ اور خوف کے کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ اس کے متعلق ایک اشکال اور اس کا جواب حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں نقل فرمایا ہے۔ وہ بھی سمجھ لینے کے قابل ہے۔

لکھتے ہیں کہ اس جگہ کلیات شرعیہ اور اصول مسلمہ کے اعتبار سے چند سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ حبط اعمال یعنی اعمال صالحہ کو ضائع کر دینے والی چیز تو بالاتفاق اہل السنت والجماعت صرف کفر ہے۔ کسی ایک معصیت اور گناہ سے دوسرے اعمال صالحہ ضائع نہیں ہوتے اور یہاں خطاب مومنین اور صحابہ کرامؓ کو ہے اور لفظ **یایھا الذین امنوا** کے ساتھ ہے جس سے اس فعل کا کفر نہ ہونا ثابت ہوتا ہے تو حبط اعمال کیسے ہوا؟ دوسرے یہ کہ جس طرح ایمان ایک فعل اختیاری ہے۔ جب تک کوئی شخص اپنے اختیار سے ایمان نہ لائے مومن نہیں ہوتا اسی طرح کفر بھی امر اختیاری ہے۔ جب تک کوئی شخص اپنے قصد سے کفر کو اختیار نہ کرے وہ کافر نہیں ہو سکتا اور یہاں آیت کے آخر میں یہ تصریح ہے کہ **انتم لا تشعرون** یعنی تمہیں خبر بھی نہ ہو تو حبط اعمال جو خالص کفر کی سزا ہے وہ کیسے جاری ہو گی۔

سیدی حضرت حکیم الامت مجدد الملت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان القرآن میں اس کی توجیہ ایسی فرمائی ہے جس سے یہ سب اشکالات اور سوالات ختم ہو جاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ مسلمانو تم رسول اللہ کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنے اور بے محابا جہر کرنے سے بچو کیونکہ ایسا کرنے میں خطرہ ہے کہ تمہارے اعمال حبط اور ضائع ہو جائیں اور وہ خطرہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش قدمی یا آپؐ پر اپنی آواز کو بلند کر کے غالب کرنا ایک ایسا امر ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہونے کا احتمال ہے جو سبب ہے ایذائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اگرچہ صحابہ کرام سے یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ بالقصد کوئی ایسا کام کریں جو آپؐ کی ایذا کا سبب بنے لیکن بعض اعمال و افعال جیسے تقدم اور رفع صوت اگرچہ بلقصد ایذاء نہ ہوں پھر بھی ان سے ایذاء کا احتمال ہے اسی لئے ان کو مطلقاً "ممنوع اور معصیت قرار دیا ہے اور بعض معصیتوں کا خاصہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے کرنے والے سے توبہ اور اعمال صالحہ کی توفیق سلب ہو جاتی ہے اور وہ گناہوں میں منہمک ہو کر انجام کار کفر تک پہنچ جاتا ہے جو سبب ہے حبط اعمال کا۔ کسی اپنے دینی مقتداء، استاد یا مرشد کی ایذاء رسانی ایسی ہی معصیت ہے جس سے سلب توفیق کا خطرہ ہوتا ہے اسی طرح یہ افعال یعنی تقدم علی

باقی ص ۲۴ پر

الاربعین النبویہ

مرتب۔ مولانا عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیس ارشادِ رحمت

اچانک موت مومن کے لئے رحمت ہے اور کافر کے لئے ایک افسوس ناک گرفت

جو لوگ اللہ کے ذکر میں مصروف ہوتے ہیں ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت ان پر چھاتی ہے

اقتدار ذلت و سرکشی کا دروازہ ہے مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے

۱۔ "میرے بندوں کو مطلع فرمادیجئے کہ یقیناً" میں ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہوں۔"

۲۔ "اے میرے حبیب کریم اعلان فرمادیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کرلی ہے۔ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ یقیناً" اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا۔" (الزمر)

۳۔ "بے شک خدا کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے۔"

۴۔ "اے میرے حبیب ہم نے آپ کو تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

"میں خدا کا ہدیہ رحمت ہوں۔"

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔"

(متفق علیہ مشکوۃ ص ۲۰۷)

۲۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

"خدا تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں۔ جن میں سے صرف ایک کو اس نے تمام جنوں' انسانوں اور چارپایوں اور حشرات الارض میں تقسیم فرمایا۔ جس کی بناء پر وہ آپس میں الفت و محبت کرتے ہیں۔ اسی بناء پر وحشی جانور بھی اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے باقی رکھی ہوئی ہیں' جن کو اس دن اپنے بندوں پر نچھاور فرمائے گا۔"

(مشکوۃ ص ۲۰۷)

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ یقیناً" اپنے بندوں پر ماں سے بھی کہیں بڑھ کر مہربان ہے یعنی جتنی ماں اپنے بچوں سے محبت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بڑھ کر اپنے بندوں پر مہربان ہوتے ہیں۔"

(مشکوۃ شریف)

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرتا ہے وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جب اس کے پاس بیٹھ جائے تو گویا وہ دریائے رحمت میں غوطہ زن ہوجاتا ہے۔"

(مشکوۃ ص ۱۳۸)

۵۔ فرمایا سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

"سوائے بدبخت کے' کسی سے رحمت چھینی نہیں جاتی۔"

(احمد' ترمذی' مشکوۃ ص ۴۲۳)

۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ اے لوگو! تم زمین والوں پر ترس کھاؤ' آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔"

۷۔ "رحم کرو۔ تم پر بھی رحمت ہوگی۔ معاف کرتے رہو۔ تمہیں بھی معاف کردیا جائے گا۔"

(کنوز الحقائق ص ۲۸)

۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ رحیم ہے' رحم ہی کو پسند فرماتا ہے۔ ہر رحم کرنے والے پر اپنی رحمت نچھاور کرتا ہے۔"

(کنوز الحقائق ص ۲۹)

۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے پر اس کے چڑیا پر رحم کرنے پر بھی رحم کرتا ہے۔"

(کنوز ص ۲۶)

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ صرف رحم کرنے والوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔"

(بخاری ص ۱۷۱ ج ۲' ابن ماجہ' مسند احمد' کنوز ص ۶۷)

۱۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتے ہیں جو مسلمانوں کی بے آبروئی کرنے سے بچتے ہیں۔"

(کنوز الحقائق ص ۱۷۰)

۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت سنت (غیر موکدہ) ادا کرے۔"

(کنوز ص ۱۷۰' ترمذی' مسند)

۱۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جو اپنا حق کم یا پورا۔ پاکیزگی یعنی عمدہ طریقے سے وصول کرے۔"

(کنوز ص ۱۷۰)

۱۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس کی خاموشی سلامتی اور بات کرنا غنیمت تصور کیا جائے۔"
(کنوز ص ۱۷۰)

۱۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے جس نے تقاضا کرنے میں نرمی کی۔"
(مسند ابو یعلی بحوالہ کنوز ص ۱۷۰)

۱۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"خدا تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو لین دین میں آسانی کرنے والا ہو۔"
(ابن عساکر کنوز ص ۱۷۰)

۱۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ ابن رواحہؓ پر رحم کرے کہ جہاں اس کو نماز کا وقت آجاتا ہے وہ اپنی سواری بٹھا لیتا ہے۔"
(ابو داؤدؒ)

۱۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے آج کفار کو اپنی قوت و شوکت دکھائی۔"
(کنوز ص ۱۷۰)

۱۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ظہر کے فرضوں سے پہلے چار سنتیں ادا کرتا ہے۔"
(کنوز ص ۱۷۰)

۲۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ میرے ان بھائیوں پر رحم کرے جو بلا دیکھے مجھ پر ایمان لائے۔"
(کنوز ص ۱۷۰)

۲۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"میری امت کے رحم کرنے والے میانہ رو ہیں۔"
(کنوز ص ۱۷۰)

۲۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ انصار اور ان کی اولاد پر رحم فرمائے۔"
(ابن ماجہؒ)

۲۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ حزافہ پر رحم فرمائے کہ وہ نیک آدمی تھا۔"
(کنوز الحقائق ص ۱۷۲)

۲۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ سفر میں نماز قصر کرنے والے اور روزہ افطار کرنے والے پر رحم کرے۔"
(کنوز ص ۱۷۲)

۲۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ شلوار پہنے والی عورتوں پر رحمت فرمائے (کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہوتا ہے) (کنوز ص ۱۷۲)

۲۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کرلی۔ (جھوٹ، غیبت وغیرہ سے)
(کنوز ص ۱۷۲)

۲۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ اس باپ پر رحم کرے جو نیکی میں اپنی اولاد کی مدد کرتا ہے۔"
(کنوز الحقائق)

۲۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ فوج کے پہرہ دار پر رحم فرمائے۔"
(ابن ماجہ)

۲۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جس نے اپنے اہل و عیال کی اصلاح کے لئے گھر میں کوڑا لٹکائے رکھا۔"
(کنوز ص ۱۷۲)

۳۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ میرے بھائی حضرت اسحاقؑ پر رحم فرمائے کہ وہ بڑے صبر و سہار والے تھے۔"
(کنوز ص ۱۷۲)

۳۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"عثمانؓ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے کہ نہ تو دنیا سے ملوث ہوا اور نہ تجھے دنیا نے نقصان پہنچایا۔"
(کنوز ص ۱۷۲)

۳۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جس نے شفقت کی اگرچہ کسی چڑیا کے ذبح کرنے میں ہو، اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔"
(کنوز الحقائق ص ۳۲۹۔۳۲۸)

۳۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جس کی طبیعت دعا کے لئے کشادہ ہوگئی اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔" (ترمذی)

۳۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اچانک موت مومن کے لئے رحمت ہے اور کافر کے لئے ایک افسوس ناک گرفت ہے۔"
(کنوز ص ۴۵۵)

۳۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ اس پر دس خاص رحمتیں نازل کرتا ہے۔" (تمام کتب حدیث)

۳۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جماعت میں رحمت ہے اور تفرقہ میں عذاب۔"
(کنوز ص ۲۲۲)

۳۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اقتدار ذلت و سرکشی کا دروازہ ہے مگر جس پر خدا تعالیٰ رحم کرے۔" (کنوز ص ۱۱۹)

۳۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ سہولت پسند انسان پر رحم کرے جبکہ وہ کوئی چیز بیچے یا خریدے یا قرض کا مطالبہ کرے۔"
(بخاری ص ۲۷۸ ج ۱، ترمذی، ابن ماجہ، مسند امام احمد، مشکوٰۃ ص ۲۴۳)

۳۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جو لوگ اللہ کے ذکر میں مصروف ہوتے ہیں، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت ان پر چھاتی ہے۔"

۴۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ ایسے آدمی پر رحم کرے جب وہ رات کو اٹھ کر تہجد ادا کرے اور اپنے اہل خانہ کو بھی اٹھائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، ایسے ہی وہ عورت جو یہ کام کرے۔"
(نسائی ص ۲۳۹ ج ۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جب تک کوئی آدمی اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ کوئی بات چیت نہیں کرتا تو فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ "اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ" اے اللہ اس کو بخش۔ اس پر رحمت فرما۔"
(بخاری ص ۹۰ ج ۱، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دروقی، طبرانی، مسند امام احمدؒ)

سات خوش نصیب آدمی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"سات آدمی ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ (روز قیامت) اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ جس دن عرش الٰہی کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۱۔ عدل و انصاف کرنے والا حکمران۔

۲۔ وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا (یا جس کی جوانی خدا کی عبادت میں بسر ہوئی)

۳۔ وہ مرد حق جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔ جب وہاں سے نکلتا ہے تو خیال وہیں کا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ (دوسری نماز کے وقت) پھر اس میں لوٹ آتا ہے۔

۴۔ وہ دو دوست جن کے تعلقات اور محبت صرف خدا کے لئے ہوتی ہے۔ وہ ملاقات کرتے ہیں تو خدا کی رضا کے لئے اور جدا ہوتے ہیں تو بھی اس کی رضا کے لئے۔

۵۔ وہ مرد حق جو کہ تنہائی میں خدا کو یاد کرتا ہے تو خشیت الٰہی سے اس کی آنکھیں آبدیدہ ہو جاتی ہیں۔

۶۔ وہ مرد مومن کہ جس کو کوئی صاحب حسب و نسب اور حسن و جمال والی عورت، دعوت برائی دے تو وہ کہہ اٹھے کہ "انی اخاف اللہ" کہ مجھے تو خدا کا خوف اس سے روکتا ہے۔

۷۔ وہ انسان جو ایسا خفیہ صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔"
(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص ۶۸)

اے مالک الملک اور قادر و قیوم ذات بابرکات ہمیں اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت بھری دعاؤں کا مستحق بنادے اور رحمت خاصہ سے بہرہ ور فرما۔ (آمین)

تحریر۔ قاری عنایت الرحمان رحمانی
خانو خیل ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ہمسایہ کے حقوق

ہر مسلمان اخلاقی طور پر پابند ہے کہ دوسرے مسلمانوں سے لطف و کرم کا معاملہ کرے

اس دنیا میں ہر انسان دوسرے انسان کی مدد یا تعاون کا محتاج ہے۔ بیمار تندرست کا اور بھوکا کھانے کا محتاج ہے اور کسب معاش میں ایک دوسرے کا دست نگر ہے۔ جس معاشرے میں انسان کے اوروں سے تعلقات خوشگوار ہوں گے وہی شخص یا معاشرہ خوش حال و مہذب کہلانے کا حق دار ہوگا۔ انسان کے قریب ترین رہنے والے ہم جنس کو ہمسایہ کہتے ہیں۔ ہمارا پہلا رابطہ اس سے ہی قائم ہوتا ہے اچانک مصیبت میں تعاون کی امید اور عام حالات میں تکلیف کا اندیشہ اسی سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسانیت کے مختلف ادوار میں مختلف مذاہب پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے رہے ہیں چنانچہ تورات میں یہ حکم موجود ہے۔

"تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے۔ تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ مت کر۔ تو اپنے پڑوسی کی جورو اور اس کے غلام، لونڈی اور اس کے بیل اور گدھے اور کسی چیز کا جو تیرے پڑوسی کی ہے لالچ نہ کر۔"
(خروج)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔
"تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپ کو۔"
(مرقس)

زمانہ جاہلیت میں بھی عرب ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں بہت حساس تھے۔ اگر اس کے پڑوسی پر ظلم ہوجاتا تو وہ اسے بے غیرتی اور عار سمجھتے تھے اور لڑنے مرنے کے لئے تیار ہوجاتے تھے۔ ہمسایہ کے تصور اخلاق میں اسلام نے خوش آئند اور نفع بخش ترجیحات و اصلاحات کی ہیں۔ اسلام نے ہمسایہ کے حقوق کو توسیع دی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"رشتہ دار ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے احسان کا معاملہ کرو۔"
(النساء)

اس طرح قرآن حکیم کی رو سے ہمسایہ کی تین اقسام ہیں۔

ا۔ رشتہ دار ہمسایہ۔
ب۔ اجنبی ہمسایہ۔
ج۔ عارضی ہمسایہ۔

ہر سہ ہمسایہ گان سے ایک جیسے سلوک کا حکم ہے اور ان کے درمیان تخصیص نہیں ہے۔ ہمسایہ صرف وہی نہیں ہوتا جس کا مسکن آپ کی رہائش گاہ سے ملحق ہو۔ اردگرد، اڑوس پڑوس کے مکین سب ہمسایہ شمار ہوں گے اور یہ دائرہ تعلقات جتنا وسیع ہو اتنا بہتر ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"پڑوس کے حق کا دائرہ دائیں، بائیں، آگے، پیچھے چالیس چالیس گھر تک وسیع ہوتا ہے۔"

ہر مسلمان اخلاقی طور پر پابند ہے کہ دوسرے مسلمانوں سے لطف و کرم کا معاملہ کرے مگر ہمسایہ سے خصوصی روابط محبت قائم کرنے اور ان کو دوام دینے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی اساس قرار دیا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔
"جس کو پسند ہو کہ خدا اور اس کا رسول اس کو پیار کریں یا جس کو خدا اور رسول کی محبت کا دعویٰ ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا حق ادا کرے۔"
(مشکوٰۃ)

اور ہمسایہ کے حق کی وضاحت ان الفاظ میں فرمائی گئی ہے۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ وہ تمہاری امداد کا محتاج ہو تو مدد کرو۔ کچھ قرض طلب کرے تو اسے قرض دو۔ محتاج ہو تو خدمت بجالاؤ۔ بیمار ہو تو تیمارداری کرو۔ فوت ہوجائے تو جنازہ کے ہمراہ جاؤ۔ اس کی خوشی میں خوشی بجالاؤ اور اس کے غم میں شریک غم ہو۔ اپنے مکان کی دیوار اتنی بلند نہ کرو کہ اسے رکاوٹ ہو۔ میوہ خریدو تو کچھ اس کے گھر میں بھیجو اور نہ بھیج سکو تو پوشیدہ رکھو اور بچوں کو میوہ لے کر باہر نہ جانے دو کہ اس کے بچے رنجیدہ ہوں۔ اپنے باورچی خانہ کے دھوئیں سے اسے رنج نہ دو۔"
(الترغیب والترھیب)

ان ارشادات سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد انتہائی مہذب معاشرہ کا قیام تھا۔ حقوق ہمسایہ ادا کرنے والے نہ صرف دینی بلندی اور رفعتیں حاصل کرتے ہیں بلکہ دنیا میں بھی پرسکون و پرمسرت زندگی گزارتے ہیں اور جو لوگ ان احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ نہ صرف خدا اور رسول کی محبت سے محروم ہوجاتے ہیں بلکہ کئی قسم کی پریشانیوں مثلاً "لڑائی جھگڑا اور مقدمہ بازی کی دلدل میں جاگرتے ہیں جس سے وہ اپنا ذہنی سکون اور دولت دونوں برباد کرلیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"قسم اللہ کی وہ مومن نہیں بن سکتا۔ (یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا) عرض کیا یا رسول اللہ کون مومن نہیں بن سکتا۔ آپؐ نے فرمایا وہ آدمی جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے خائف رہتے ہوں۔"

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔
"کوئی مسلمان، مسلمان نہیں ہے جب تک وہ اپنے ہمسایہ کے لئے وہی بھلائی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔"
(مسلم شریف)

ہمسایوں سے حسن سلوک کی اہمیت حضرت ابوہریرہؓ کی اس مشہور حدیث سے بھی واضح ہوجاتی ہے۔
"ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت ہے جس کی صوم و صلوٰۃ کی کثرت مشہور ہے۔ مگر وہ اپنی زبان سے ہمسایوں کو ایذا دیتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ جہنمی ہے۔ پھر اس نے عرض کیا۔ ایک دوسری عورت ہے کہ وہ نماز روزے سے کم تعلق رکھتی ہے (یعنی صرف فرائض ادا کرتی ہے) اور صرف پنیر کے ٹکڑے صدقے میں دیتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو دکھ نہیں دیتی۔ فرمایا کہ وہ جنتی ہے۔"
(مسند احمد)

اسلام دوسرے مذاہب کے برعکس ذاتی نجات اور روحانی تسکین کو اس بات سے مشروط کرتا ہے کہ تمام افراد معاشرہ کو روحانی سعادت اور مادی فلاح حاصل ہو۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

"وہ شخص ایماندار نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔"

(طبرانی)

پڑوسی کی برائی آپ سے عمدہ اخلاق کی متقاضی ہے۔ پڑوسی کی برائی پر صبر اور قوت برداشت سے کام لینا چاہئے۔ پھر بھی ہمسایہ برائی سے باز نہ آئے تو گھر چھوڑ کر بہتر پڑوس میں چلا جائے مگر وہاں رہتے ہوئے خود ہمسایہ سے زیادتی نہ کرے۔ اس ضمن میں حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ بیان کردہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ۔

"حضورؐ کے پاس ایک شخص آکر اپنے ہمسایہ کی شکایت کرنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا واپس جاؤ اور صبر سے کام لو۔ دوسری مرتبہ شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا جاؤ اور اپنا اسباب سڑک پر ڈال دو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ لوگ ادھر سے گزرتے تو اس کا سبب دریافت کرتے اور معلوم ہونے پر پڑوسی کو کوستے۔ آخر اس پڑوسی نے آکر کہا۔ خدا کے لئے واپس چلو۔ اب تمہیں مجھ سے شکایت نہیں ہوگی۔"

(ابو داؤد)

یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بار بار صبر کی تلقین فرمائی۔ مگر یہ ہدایت نہیں کی کہ وہ تشدد سے کام لے یا برائی کا بدلہ برائی سے دے۔ محسن انسانیت و کائناتؐ نے صرف یہ کافی نہیں سمجھا کہ ہمسایوں کے حقوق ادا کئے جائیں اور ان کی زیادتی برداشت کی جائے بلکہ یہ بھی توقع رکھی کہ احسان سے کام لیا جائے چنانچہ آپؐ نے فرمایا۔

"ہمسایہ کا حق صرف یہ نہیں کہ ان کو ستایا نہ جائے بلکہ ان کے ساتھ احسان کیا جائے۔"

بقول حضرت مجدد الف ثانیؒ۔

احسان سب جگہ بہتر ہے لیکن ہمسایہ کے ساتھ بہترین ہے۔

احسان کی ایک قسم تحائف دینا ہے کیونکہ تحائف کا تبادلہ خوشگوار تعلقات کا مظہر ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمسایہ گان کو ازواج مطہراتؓ بھی تحائف ارسال کیا کرتی تھیں اور سب سے اول قریبی ہمسایہ کا حق ہے۔ جیسا کہ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔

"حکم ربانی' ارشادات نبوی اور آپؐ کی عملی تربیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر صحابی پڑوسی کا بھائی اور خدمت گزار بن گیا۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ حضرت جابرؓ گوشت اٹھائے جا رہے ہیں۔ پوچھا کیا ہے؟ عرض کیا امیر المومنینؓ گوشت کھانے کو جی چاہ رہا تھا تو ایک درہم کا گوشت خریدا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے جابر اپنے ہمسایہ اور رشتہ دار کو چھوڑ کر صرف اپنی فکر ہے۔"

قرآن مجید خداوند کا آخری پیغام ہے اور حضورؐ کی ذات گرامی تمام کائنات ارضی کے لئے مبعوث ہوئی۔ اس لئے قرآنی احکام اور ارشادات نبوی آفاقی نوع کے ہیں۔

باقی ص ۳۳ پر

بائیبل کچھ نئی معلومات

ایک نئی دریافت جس میں ظہور مسیح کی پیش گوئی شامل ہے

مقدس تحریروں پر مشتمل ایک نادر روزگار دفینہ جس کے قدیم اسرار تقریباً" دو ہزار سال سے صحرائے یہودی میں دفن تھے اس صدی کی اہم ترین دریافت ہے۔ بیت المقدس سے دس میل مشرق کی جانب واقع قمران کی چٹانی غاروں میں چند بدوی شاہزادوں کے ہاتھوں ۱۹۴۷ء میں ان مقدس تحریروں کی دریافت کے بعد ہی سے بحیرہ مردار کے یہ تحریری شواہد سخت تحقیق و مطالعہ' قیاس آرائی اور بحث و مباحثہ کا عنوان بن گئے ہیں۔ یہ تحریری شواہد قدیم کتب سماوی کے محققین اور مورخین کے اشہب فکر کے لئے مہمیز ثابت ہوئے ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف یہ کہ انہیں نئی بصیرتوں سے بہرہ ور کیا ہے بلکہ ہنگامہ خیز ادوار کی ایک ہلکی سی جھلک بھی دکھا دی ہے۔ جن میں عیسائیت اور جدید یہودیت کی آبیاری ہوئی۔

اپنی دریافت کے بعد کی چار دہائیوں کے دوران ان مقدس تحریروں میں سے بیشتر تحریریں چند مخصوص محققین کے سوا جنہیں ان دستاویزی شواہد پر مکمل اختیار حاصل تھا۔ سب کی نظر سے روپوش تھیں۔ ان تحریروں کے آدھے حصے جن میں بائیبل کا معروف قدیم ترین متن شامل ہے اب تک شائع نہ ہو سکے۔ قدیم اقتباسات کی ترتیب' ترجمہ اور تجزیہ کا وقت طلب کام جو ایسا کچھ عظیم بھی نہیں۔ یقیناً" بڑی سست رفتاری سے روبہ عمل ہے۔ کم از کم محققین کا تو یہی کہنا ہے۔ یہ انتظار بائیبل کے ان بہت سارے علماء کے لئے بڑا صبر آزما ہے جو تحقیقی کام سے خارج کروائے گئے تھے۔ سالہا سال سے ان کا بس یہی مطالبہ ہے کہ انہیں ان تحریری شواہد تک رسائی حاصل ہو تاکہ وہ پروفیسر فرزاورمس کے بیان کردہ "سب سے بڑی علمی اسکینڈل" کو ختم کر سکیں۔

بہرحال اب تو اس بات کے آثار ہیں کہ آخر کار ان کی تمنائیں بر آنے والی ہیں۔ کیونکہ کچھ عرصہ قبل یکایک کیلیفورنیا میں ایک نجی ریسرچ لائبریری نے جہاں ان تحریری شواہد کے چار تصویری سیٹوں میں سے ایک سیٹ موجود ہے اپنی مقفل خفیہ درازیں کھول دیں اور سند یافتہ اسکالروں کو استفادہ عام کرنے کی اجازت دے دی سان میرینو میں ہیننگٹن لائبریری کے ڈائریکٹر ولیم اے موفٹ نے کہا۔ اب آزادی کے خوف سے لرزنا چھوڑ دینے کا وقت آگیا ہے۔ دستاویز سے استفادہ کرنے کا عام استحقاق کو عدالتی کارروائیوں کے ذریعہ بند کرا دینے کی پہلی دھمکی کے فوراً" بعد اسرائیلی آثار قدیمہ کے ادارے "اسرائیلی ایجنسی کیو تیز اتھارٹی" نے اعلان کیا کہ اصولاً "وہ اس بات پر راضی ہے کہ تصاویر کے مطالعہ کی اجازت دے دی جائے۔ بعد ازاں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ دستاویزوں کے ڈائریکٹروں کی ایک میٹنگ دسمبر ۱۹۹۱ء میں بلائی جائے تاکہ دفتری طور پر بھی مواد کی نشر و اشاعت کی منصوبہ بندی کی جا سکے۔ یہ صورت حال دراصل بائیبل کی آثاری تنظیم "ائیبل آرکیالوجی سوسائٹی" کی جانب سے ان چند غیر مطبوعہ شواہد کی کمپیوٹر کے ذریعہ تشکیل نو کی اعلانی کارروائی کے ذریعہ دو ہفتوں کے بعد سامنے آئی جو دفتری روابط سے حاصل شدہ تھے اور جن میں کلیدی الفاظ اور متن میں ان کی موجودگی کی پوری پوری نشاندہی کر دی گئی تھی۔ بائیبل آرکیالوجی سوسائٹی سالہا سال سے مذکورہ تاریخی دستاویز کی عام اشاعت کی جدوجہد کر رہی تھی۔ اسی دوران چند غیر مطبوعہ دستاویز کی دوسری بظاہر مستند تصویری کاپیاں ملک بھر سے اسکالروں کے ڈاک بکسوں میں پر اسرار طریقے پر ظاہر ہونے لگیں مثال کے طور پر بائیبل آرکیالوجی ریویو کو حاصل ہونے والی ایک کاپی جو ظہور مسیح کی پیش گوئی پر مبنی ہے قمران لائبریری میں پائی گئی۔

اس تحریک عام نے دستاویز کے ان مدیروں کو مشتعل کر دیا جو یہ یقین دہانی کراتے پھر رہے تھے کہ دستاویز تک

عام رسائی سالہا سال کے محتاط اور مشقت طلب کام کو مزید مخدوش بنا کر چھوڑ دے گی۔ ہارورڈ کے پروفیسر جان اسٹرنگنیل نے جو مذکورہ دستاویزی منصوبہ کے سابق مدیر اعلیٰ ہیں۔ اس غیر ذمہ دارانہ تحریک کو "چوری" سے تعبیر کیا اور پیشن گوئی کی کہ اس کا نتیجہ نہایت گھٹیا علمی کاوشوں کی صورت میں بر آمد ہوگا۔ پروفیسر جان اسٹرنگنیل کے مطابق چند اسکالر حضرات جو اب اس طریقے سے مواد حاصل کر رہے ہیں۔ سارے مواد کو نظرانداز کر کے صرف اپنے مطلب کے دلچسپ ترین اقتباسات کو منظر عام پر لانے میں اپنا سارا زور صرف کریں گے۔ دستاویز کے ایک مدیر اور ہارورڈ میں عبرانی زبان اور دوسری السنہ شرقیہ کے پروفیسر فرینک ایم کراس نے خبردار کیا ہے کہ دستاویز تک غیر محدود رسائی بہت سارے خبطیوں کو راہ دے گی اور اشاعتی طریقہ کار میں رخنہ اندازی بن جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح تو سارا معاملہ خراب ہو کر رہ جائے گا اور تحقیق و مطالعہ سے عہدہ برا ہونے میں بہت ساری مشکلات درپیش ہوں گی لیکن وہ اسکالر حضرات جو سالہا سال سے ان دستاویزوں تک رسائی حاصل کرنے سے محروم تھے اس صورتحال سے بڑے مسرور ہیں چنانچہ ڈیوک یونیورسٹی کے شعبہ الٰہیات میں عہد نامہ عتیق کے پروفیسر جیمز ایل کرینشا جو ان دریافت شدہ تحریری شواہد کو عہد نامہ عتیق کی پیشن گوئیوں پر دوسری تحریروں کے مطالعہ میں زیر استعمال لانے کی توقع رکھتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ جو صورت حال سامنے آئی ہے اس نے مجھے بڑا پر اشتیاق بنا چھوڑا ہے۔ میں اسے خوش آمدید ہی کہوں گا۔

علاوہ ازیں ان دریافت شدہ تحریری شواہد کی اشاعت اس سیاسی نزاع اور افراتفری کو ختم کر دینے کا باعث بھی بنے گی۔ جس میں یہ دستاویز اپنی دریافت کے زمانے ہی سے محصور ہے قمران کا یہ سارا دفینہ ان آٹھ سو مختلف دستاویزوں پر مشتمل ہے جنہیں دو سو سال قبل مسیح اور ۵۰ء کے دوران غالباً" تارک الدنیا یہودیوں صوفیوں کے ان ارکان نے لکھا جو اسین کے نام سے مشہور تھے۔ دستاویزوں میں تقریباً" ایک سو ستائیس تو بائبل کے متن پر مشتمل ہیں جن میں الستھیری کے سوا سارا عہد نامہ عتیق کی معروف قدیم ترین روایات میں شامل ہیں۔ الستھیری جدید بائبل کی وہ واحد کتاب ہے جس میں خدا کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں ملتا۔ بیشتر دستاویزوں کی زبان عبرانی ہی ہے لیکن چند ایک یونانی اور آرامی یعنی سریانی اس دور کی وہ عام فہم زبان تھی جو حضرت عیسیٰؑ کی زبان تسلیم کی جاتی ہے۔ چند کتابوں کی تو انہیں مختلف اور متضاد نقلیں ملی ہیں جو مختلف ادوار میں مختلف کاتبوں کے ہاتھوں زیور تحریر سے آراستہ ہوئیں۔ دوسری دستاویزوں میں اسفار محرفہ یعنی عہد نامہ قدیم کی وہ کتابیں جو عبرانی زبان میں نہیں لکھی گئی تھیں۔ یہودی ان کتابوں کو معتبر نہیں گردانتے۔ یہ کتابیں عہد اصلاح میں کتب مذہبی کی فہرست سے خارج کر دی گئی تھیں ان کتابوں میں تابت سراخ اور جوبلی کی کتابوں کے علاوہ بائبل کی شرحوں، مناجاتوں، پیش گوئیوں، حمد باری تعالیٰ اور اصول و معاشرت و عبادات کی کتابیں شامل ہیں۔

یہ دستاویزیں جو کہ قمران کے قرب و جوار میں واقع گیارہ مختلف غاروں میں ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۶ء کے دوران پائی گئیں۔ سب سے بڑا واحد دفینہ ۱۹۵۲ء میں قمران نمبر چار نامی ایک دور افتادہ الگ تھلگ غار سے دستیاب ہوا۔ اس دفینے میں پانچ سو ستر دستاویزوں پر مشتمل ایک ہزار اقتباسات ملے جن میں عبرانی بائبل کا بیشتر حصہ موجود ہے۔ صداقت تو یہ ہے کہ سارا غیر مطبوعہ مواد قمران نمبر چار ہی سے دستیاب ہوا۔

چونکہ یہ تحریری شواہد اس دور کی مملکت اردن سے دستیاب ہوئے۔ لہٰذا ابتدائی چند دستاویزوں کو چھوڑ کر ساری دستاویزیں حکومت اردن نے اپنے قبضے میں لے لی تھیں، وہ ابتدائی چند دستاویزیں جو حکومت اردن کے قبضے میں جانے سے بچ گئیں۔ اسرائیلی اسکالروں کے ذریعہ آزادانہ طور پر شائع ہو کر ۱۹۶۵ء سے بیت المقدس کے خزینہ تبرکات میں عوامی نمائش کے لئے رکھ دی گئیں۔ حکومت اردن کی انتظامیہ نے سرکاری طور پر مشرقی بیت المقدس کے ادارے "فرنچ ایکول بائبلک" کے پادری ری اینڈ رولینڈ ڈی فاکس کے اسکالروں کی ایک عالمی ٹیم بنانے کا اختیار دیا تاکہ دستاویز کی اشاعت کے مخصوص حقوق اس ٹیم کو تفویض کئے جاسکیں۔ پادری رونلڈ ڈی فاکس نے سات افراد کا انتخاب کیا۔ جن میں ان کے قریب ترین شرکائے کار بھی شامل تھے۔ ان افراد کے ذمے یہ کام تھا کہ وہ ان آثاری شواہد پر تحقیق و مطالعہ کریں۔

بعد ازاں سات افراد پر مشتمل اس مجلس عاملہ نے کام کی اشاعت کے لئے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے رابطہ کر کے ایک معاہدہ کر لیا۔ ۱۹۵۰ء کی دہائیوں میں ان کا ابتدائی کام بڑی سرعت سے منظر عام پر آیا لیکن ۱۹۶۰ء کی دہائیوں کے دوران کام کی رفتار سست ہو گئی اور گو کہ اس ضمن میں ۲۰ جلدیں شائع ہو چکی ہیں لیکن ان بیس جلدوں سے مواد کے صرف آدھے ذخائر ہی کی نمائندگی ہو پائی ہے۔

۱۹۶۷ء میں چھ روزہ جنگ کے بعد جب وہ تحریری شواہد "اسرائیلی انٹی کیوٹیز اتھارٹی" کے قبضے میں آگئے۔ متن تک عام رسائی رفتہ رفتہ بڑھتی ہی گئی دراصل اسرائیلی انتظامیہ کا موقف یہ ہے کہ اگرچہ دستاویزیں آدھی ہی شائع ہوئی ہیں لیکن ان میں تحریری شواہد کے اسی فیصد مضامین شامل ہو چکے ہیں حالیہ چند سالوں میں سات نفوس پر مشتمل پرانی ٹیم میں وسعت پزیر ہو چکی ہے۔ آثاری شواہد کے بائبلی متن کے ایک مدیر اور ناترڈیم یونیورسٹی کے یوجین الرخ فرماتے ہیں کہ وہ اور دوسرے میدان اب آثاری شواہد تک رسائی کے بیرونی شائقین کو بھی اجازت نامے تفویض کر رہے ہیں یوجین الرخ کے قول کے مطابق ماضی میں جو بھی تاخیر ہوئی ہو اور جیسے بھی مسائل درپیش ہوئے ہوں کم از کم آج تو ہمیں ان سے کوئی علاقہ نہیں۔ لیکن اس قبیل کے دعوے بیشتر بیرونی اسکالروں کو مطمئن کرنے سے رہے۔ چند معترضین تو یہ خیال ظاہر کرنے لگے ہیں کہ مذکورہ مدیران آثار دستاویز سے ایسے حقائق کو چھپالینے کی کوشش کریں گے جن سے عام روایتی مذہبی نقطہ نظر کی توثیق نہ ہو۔ یا جن سے اس ضمن میں مضر اثرات مرتسم ہونے کا احتمال ہو۔ بحیرہ مردار کے آثاری شواہد میں دھوکے بازیوں کے پیش نظر رکھ کر لکھی جانے والی نئی کتاب "ڈیڈی اسکرالزڈی سیشن" کے مصنفین میکائیل اور چڑلائی نے جو تھیوری پیش کی ہے اس کے تحت جو تاخیر بھی برتی جاری ہے وہ محض سازش ہے تاکہ اس حقیقت پر پردہ ڈالا جاسکے کہ قمرانی قوم کے ارکان دراصل ابتدائی کلیسا کے حصے تھے جس کے سربراہ عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری جیمز تھے ان مصنفین نے جنہوں نے اپنی کتاب کے بیشتر حصوں کی بنیاد کیلیفورنیا اسٹیٹ یونیورسٹی کے پروفیسر رابرٹ آئزن مین کی تحقیق پر رکھی ہے یہ تک کہہ دیا ہے کہ قمرانی قوم کے وہ معلم صادق جن کا ذکر قمران کے دوسرے متنوں میں ملتا ہے یا حواری جیمز تھے یا خود سیدنا عیسیٰؑ تھے۔ اگر قمران ہی اولین کلیسا تھا جس نے صریحاً" شریعت موسوی کو اختیار کرنے پر زور دیا ہے تو پھر یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ موجودہ روایتی عیسائیت سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی اصلی حقیقی تعلیمات فکر و عمل سے بہت دور جاچکی ہے۔ اس طرح یہ حقیقت خود بخود سارے کلیسا ہائے جدید کے اقتدار استنادی کی جڑیں کھوکھلی کر کے رکھ دیتی ہے۔

اس طرح کے نظریات مرکزی اسکالر حضرات پوری طرح مسترد کر دیتے ہیں۔ دستاویزوں کے مدیر یوجین الرخ اس طرح کی باتوں سے صاف انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس قسم کا کوئی دھماکہ خیز خفیہ مواد غیر مطبوعہ آثاری شواہد میں سرے سے کہیں موجود نہیں حتیٰ کہ دستاویزی ٹیم کے چند ماہر ترین ناقدین مثلاً" بائبلک آرکیالوجی ریویو کے مدیر ہرشیل شینکس اس دھوکے کو باورچی خانے کے اس دھوئیں سے تعبیر کرتے ہیں جو دنیائے عیسائیت میں سوروں کو پلایا جاتا ہے۔ بیشتر اسکالر حضرات یہ آس لگائے بیٹھے ہیں کہ غیر مطبوعہ دستاویزوں کی اشاعت ہو تو وہ ایسے نامعقول سازشی نظریات کی بیخ کنی کر سکیں۔ بنارے میں جو روپوش ہے اس کا سراغ تو وقت کے ہاتھوں میں ہے لیکن جو کچھ باہر آچکا ہے یعنی مخطوطات شائع ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں انہی سے بائبل کے جدید مطالعہ میں ایک ڈرامائی تصادم رونما ہو چکا ہے اور عہد نامہ قدیم و جدید کے پراسرار ادوار کی ایک نئی افہام و تفہیم سامنے آرہی ہے۔

(تعمیر حیات لکھنؤ)

ازقلم : جناب صوفی نثار احمد خان خلیفہ مجاز
حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی مہاجر مدنیؒ

مرزا قادیانی جیسے کچھ اور جھوٹے نبی اور ان کا عبرت ناک انجام

جنہوں نے نبوت یا الوہیت کا دعویٰ کیا وہ ذلت کی موت مرے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف سے لے کر آج تک کا زمانہ یوں تو سینکڑوں جعلی خداؤں، خانہ ساز نبیوں، خود ساختہ مسیحوں اور جھوٹے مہدیت کے دعویداروں، دجالوں اور کذابوں سے پر نظر آتا ہے لیکن ان میں جو بہت زیادہ مشہور ہوئے، ان کے متعلق بھی علم تو عوام بہت سے تعلیم یافتہ اور خواص لوگوں کا علم بھی بہت محدود ہے۔ عام طور پر لوگ مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی، سجاح بنت حارث اور اسود عنسی ہی کو جھوٹی نبوت کے دعویداروں میں شمار کرتے ہیں حالانکہ ان کے علاوہ بھی بہت سے شعبدہ باز اور مفتری پیدا ہوئے جنہوں نے نبوت یا الوہیت کا دعویٰ کیا اور کچھ عرصے لوگوں کو گمراہ کرنے کے بعد ذلت کی موت مرے۔ قارئین کے استفادہ کے لئے ایسے ہی کچھ مرزا قادیانی سے پہلے کے جھوٹے نبیوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس سے اندازہ ہوگا کہ ان کے اور مرزا قادیانی دجال کے دعوے میں کس قدر مماثلت پائی جاتی ہے۔

اسحاق اخرس المغربی

یہ شخص شمالی افریقہ کے کسی ملک کا باشندہ تھا۔ اس نے قرآن، توریت، زبور اور انجیل کی تعلیم حاصل کی۔ مختلف زبانوں پر عبور حاصل کیا اور جمیع علوم اسمیہ کی تکمیل کے بعد ۵ ھجری میں یہ شخص اصفہان میں ظاہر ہوا اور ایک عربی مدرسے کے تنگ و تاریک حجرے میں کامل دس برس تک گوشہ نشینی اختیار کی اور اپنی زبان پر ایسی مہر سکوت لگائی کہ ہر شخص اسے گونگا یقین کرتا رہا۔ یہ ہمیشہ اشاروں سے بات کرتا تھا اسی بناء پر یہ اخرس یعنی گونگے کے لقب سے مشہور ہوگیا۔ اتنی صبر آزما مدت گزار لینے کے بعد آخر وہ وقت آگیا کہ مہر سکوت ٹوٹے اور لوگوں پر اس کی خداداد علمیت اور گویائی کا سکہ جم جائے۔ اس کے لئے اس نے نہایت رازداری سے ایک ایسا روغن تیار کیا کہ جو اسے چہرے پر مل لے تو ایسا حسن و تجلی پیدا ہو کہ دیکھنے والا اس کی تاب نہ لا سکے۔ اسی طرح اس نے دو خاص قسم کی رنگدار شمعیں بھی تیار کیں۔ پھر ایک رات جبکہ سب لوگ سو رہے تھے وہ روغن اس نے اپنے چہرے پر ملا اور دونوں شمعیں جلا کر اپنے سامنے رکھ دیں۔ جس کی روشنی میں اس روغن لگے ہوئے چہرے میں ایسی چمک دمک پیدا ہوگئی کہ آنکھ نہیں جمتی تھی۔ اس کے بعد اس نے اس زور سے چیخنا شروع کردیا کہ مدرسے کے سب لوگ جاگ اٹھے۔ جب لوگ اس کی طرف دوڑے تو یہ نماز میں مشغول ہوگیا اور ایسی خوش الحانی اور تجوید کے ساتھ بلند آواز سے قرات کی کہ بڑے بڑے قاری بھی عش عش کر اٹھے۔ جب مدرسے کے اساتذہ اور طلبہ نے دیکھا کہ ایک مادرزاد گونگا ایک دم سے باتیں کرنے لگا اور قوت گویائی کے ساتھ اسے اعلیٰ درجہ کی فصاحت اور فن تجوید کا کمال بھی بخشا گیا ہے اور اس کا چہرہ ایسا چاند کی طرح روشن ہے کہ نگاہ نہیں جمتی تو لوگ حیرت زدہ ہوگئے اور صدر مدرس تو عقیدت مندی کے سیلاب میں بہہ کر دست بستہ کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کیا اچھا ہو اگر شہر کے روسا اور حکام بھی اس کرشمہ قدرت کا مشاہدہ کرسکیں کہ ایک گونگے ان پڑھ کو حق تعالیٰ سے کیا مرتبہ عطا ہوا ہے چنانچہ مدرسے کا پورا عملہ جلوس کی شکل میں شہر کی طرف چل دیا۔ پہلے قاضی شہر کے پاس پہنچے، اس کو قصہ سنا کے گرویدہ کیا۔ پھر اس کو لے کر دوسرے امرائے شہر، یہاں تک کہ وزیر اعظم کے محل تک جا پہنچے۔ وزیر نے کہا کہ حق تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں۔ آپ لوگ جائیے ہم صبح اس بزرگ کی زیارت کریں گے۔ پورے شہر میں رت جگا ہوگیا۔ لوگ جوق در جوق زیارت کے لئے جمع ہونے لگے۔ قاضی شہر پہنچے تو پکار کر کہا کہ اے خدا کے ولی آپ کو اس خدائے ذوالجلال کی قسم جس نے آپ کو اس کرامت اور منصب جلیل سے نوازا، حجرے کا دروازہ کھولئے اور مشتاقان جمال کو شرف دیدار سے مشرف فرمائیے۔ یہ سن کر اسحاق بول اٹھا۔ اے قفل کھل جا اور ان لوگوں کو اندر آنے دے۔ کسی حکمت عملی سے قفل بغیر چابی کے کھل کر نیچے گر پڑا۔ اب تو لوگوں کی خوش اعتقادی دو آتشہ ہوگئی۔ غرض جب لوگ اندر اس کے سامنے باادب ہو کر بیٹھ گئے اور قاضی صاحب نے بڑے نیازمندانہ لہجے میں عرض کیا کہ حضور والا سارا شہر اس قدرت خداوندی پر حیران ہے۔ کچھ حقیقت حال سے ہمیں آگاہ فرمایئے۔ اسحاق جو اس وقت کا پہلے ہی سے منتظر تھا نہایت ریاکارانہ لہجے میں بولا کہ چالیس روز پہلے ہی فیضان خداوندی کے کچھ آثار نظر آنے لگے تھے۔

اسحاق اخرس کی ظلی بروزی نبوت

آخر دن بدن القائے ربانی کا سمندر موجیں مارنے لگا حتیٰ کہ آج رات خدا کے قدوس نے اپنے فضل مخصوص

سے اس عاجز پر علم و عمل کی وہ راہیں کھول دیں کہ مجھ سے پہلے لاکھوں رہبران منزل اس کے خیال اور تصور سے بھی محروم تھے اور وہ اسرار و حقائق منکشف فرمائے جن کا زبان پر لانا بھی طریقت میں جرم ہے البتہ اتنا کہنے کی مجھے اجازت دی گئی ہے کہ آج رات دو فرشتے حوض کوثر کا پانی لے کر میرے پاس آئے۔ مجھے اپنے ہاتھوں سے غسل دیا اور کہنے لگے "السلام علیک یا نبی اللہ" مجھے جواب میں تأمل ہوا اور میں گھبرایا کہ یہ کیا آزمائش ہے تو ایک فرشتہ بزبان فصیح یوں گویا ہوا "یا نبی اللہ افتح فاک بسم اللہ لا زلی" (اے اللہ کے نبی بسم اللہ کہہ کر ذرا منہ کھولئے) میں نے منہ کھول دیا اور دل میں بسم اللہ لا زلی کا ورد کرتا رہا۔ فرشتے نے ایک سفید سی چیز میرے منہ میں ڈال دی جو شہد سے زیادہ میٹھی اور مشک سے زیادہ خوشبودار اور برف سے زیادہ سرد تھی اس نعمت خداوندی کا حلق سے نیچے اترنا تھا کہ میری گنگ زبان گویا ہو گئی اور میرے منہ سے یہ کلمہ نکلا "اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد الرسول الله" یہ سن کر فرشتوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح تم بھی اللہ کے رسول ہو۔ میں نے کہا میرے دوستو تم کیسی بات کہہ رہے ہو۔ جناب باری تعالیٰ نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنایا۔ اب میری نبوت کے کیا معنی۔ کہنے لگے۔ درست ہے مگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت مستقل حیثیت رکھتی ہے اور تمہاری نبوت اس کے تابع اور ظلی و بروزی ہے (یہی سب کچھ قادیانی دجال نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے)

جھوٹی نبوت کے جھوٹے معجزے (یعنی شعبدے)

اس کے بعد اسحاق اخرس نے حاضرین سے کہا کہ جب فرشتوں نے مجھے ظلی اور بروزی نبوت کا منصب عطا کیا تو میں نے کہا کہ بغیر معجزہ کے تو کوئی بھی میری نبوت کو تسلیم نہیں کرے گا۔ فرشتوں نے کہا کہ وہ قادر مطلق جس نے تمہیں گونگا پیدا کر کے پھر گویائی عطا کی اور فصاحت و بلاغت بھی عنایت کی وہ خود لوگوں کے دلوں میں تمہاری تصدیق کا جذبہ پیدا کرے گا۔ میں نے ایسی خشک نبوت لینے سے انکار کر دیا اور معجزات پر اصرار کرتا رہا تو فرشتے کہنے لگے کہ اچھا معجزات بھی لیجئے۔ جتنی آسمانی کتابیں انبیاء پر نازل ہوئی ہیں ان سب کا علم دیا گیا۔ اب تم قرآن پڑھو۔ میں نے جس ترتیب سے قرآن نازل ہوا تھا پڑھ کر سنایا۔ انجیل پڑھوائی' وہ بھی سنا دی۔ پھر توریت' زبور اور دوسرے آسمانی صحیفے پڑھوائے اور فرشتوں نے اس کی صحت کی تصدیق کی۔ پھر فرشتے بولے "قم فانذر الناس" اب کھڑا ہو اور لوگوں کو غضب الٰہی سے ڈرا۔ بس یہ کہہ کر فرشتے رخصت ہو گئے اور میں فوراً" نماز میں مشغول ہو گیا۔ اب میں آپ لوگوں کو انتباہ کرتا ہوں کہ جو شخص خدا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مجھ پر ایمان لایا اس نے فلاح پائی اور جس نے میری نبوت سے انکار کیا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو بیکار کر دیا اور جہنم کا مستحق بنا۔ (قادیانی دجال بھی یہی بکتا ہے)

اسحاق کی ہوس ملک گیری اور عساکر خلافت سے جنگ اور اس کا انجام

عوام کا معمول ہے کہ جیسے ہی کسی آدمی سے کوئی غیر معمولی بات ظاہر ہوئی یا کسی نے اپنی دجالی اور جھوٹے تقدس کے رنگ جمائے فوراً" پروانے کی طرح اس پر گرنے لگتے ہیں اور اپنی خوش اعتقادی سے اس کو آسمان پر لے جاتے ہیں۔ اسحاق کی تقریر سن کر بھی لوگ عقیدت سے اس کی طرف رجوع ہونے لگے' ہزاروں کے ایمان ڈگمگا گئے۔ علمائے شریعت نے بہت سمجھایا کہ یہ سب اسحاق کے ڈھکوسلے اور شعبدے ہیں۔ یہ دجال اور کذاب ہے' رہزن دین ہے۔ مگر عقیدت مندوں کی خوش اعتقادی میں ذرا فرق نہیں آیا بلکہ جتنا حاملین شریعت انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے' اتنا ہی ان کا جنون اور عقیدت مندی میں اضافہ ہوتا۔ آخر اسحاق اخرس کی قوت اور جمعیت یہاں تک ترقی کر گئی کہ اس کے دل میں ملک گیری کی ہوس پیدا ہوئی اور اپنی جماعت کو لے کر ابو جعفر منصور عباسی خلیفہ کے عمال کو مغلوب کر کے بصرہ اور عمان وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ خلیفہ کے عساکر سے بڑے بڑے معرکے ہوئے اور انہی جنگوں میں اسحاق اخرس بھی ہلاک ہو گیا۔

مغیرہ بن سعید عجلی

یہ شخص والی کوفہ خالد بن عبداللہ قسری کا آزاد کردہ غلام تھا۔ بڑا غالی رافضی تھا۔ حضرت امام محمد باقرؒ کی وفات کے بعد امامت کا اور پھر نبوت کا مدعی ہوا۔

مردوں کو زندہ کرنے اور غیب دانی کا دعویٰ

مغیرہ کا دعویٰ تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اور اس کی مدد سے مردوں کو زندہ اور لشکروں کو شکست دے سکتا ہوں۔ اگر میں قوم عاد و ثمود کے لوگوں کو زندہ کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ یہ شخص قبرستان میں جا کر کچھ ساحرانہ کلمات پڑھتا تھا تو ٹڈیوں کی طرح چھوٹے چھوٹے جانور قبروں پر اترتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ لوگوں کے گھر کے حالات بتا دیا کرتا تھا۔ اس کو سحر میں کامل دستگاہ حاصل تھی اور اس نے نیز نجات اور طلسمات دکھا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا۔

مغیرہ کی جھوٹی پیشگوئی اور مریدوں کا نذرانہ لعنت

اس کا عقیدہ کہ حضرت علی' حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعد امامت جناب محمد بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منتقل ہو گئی جو نفس ذکیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کے عہد خلافت میں حجاز مقدس پر قبضہ کر لیا تھا۔ خلیفہ منصور نے ان کے مقابلے میں عیسیٰ بن موسیٰ کی کمان میں ایک فوج بھیجی' جنگ ہوئی اور حضرت نفس ذکیہ شہید ہو گئے۔ یہ ۱۴۵ھ ہجری کا واقعہ ہے۔ اس واقعہ کے بعد مغیرہ کے معتقد اس پر لعنت کرنے لگے کیونکہ مغیرہ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ حضرت نفس ذکیہ ہی مہدی آخر زماں ہیں اور یہی روئے زمین کے مالک ہوں گے جبکہ آپ سپاہ منصور کے ہاتھوں شہید ہو گئے اور نہ صرف روئے زمین بلکہ اس کے معمولی حصے کے مالک بھی نہ ہو سکے۔ البتہ ایک گروہ بدستور اپنی خوش اعتقادی پر ثابت قدم رہا (جس طرح قادیانی دجال کی بہت سی پیشگوئیاں

مُفت مشورہ برائے خدمتِ خلق

ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔
عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، ہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔

دیسی دواؤں کا مفت مشورہ
و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔

حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان
فون دکان 354840
رہائش 354795
[illegible] چوک۔ محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد، پاکستان کوڈ نمبر 38900

MOHAMMADI FSD.

جھوٹی ثابت ہونے کے باوجود لوگ اس کے معتقد ہیں) اس گروہ نے مرزائیوں کی طرح سخن سازی سے کام لے کر یہ کہنا شروع کردیا کہ حضرت نفس ذکیہ قتل نہیں ہوئے بلکہ وہ کوہ حاجر میں جا کر چھپ گئے ہیں اور جب انہیں حکم خداوندی ہوگا تو ظاہر ہو کر رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان لوگوں سے بیعت لیں گے اور مخالفین کو ختم کر کے روئے زمین پر حکومت کریں گے۔ جب ان سے پوچھا جاتا کہ پھر وہ کون تھا جو ابو جعفر منصور سے مقابلہ میں ہلاک ہوا تو جواب دیتے کہ وہ ایک شیطان تھا جس نے حضرت نفس ذکیہ کی صورت اختیار کرلی تھی۔

مغیرہ کی جھوٹی نبوت کا انجام

جب خالد بن عبداللہ قسری جو خلیفہ ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کا گورنر تھا کو معلوم ہوا کہ مغیرہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور طرح طرح کی بدعقیدگی میں لوگوں کو مبتلا کررہا ہے تو اس نے ۱۱۹ہجری میں اس کو اس کے چھ مریدوں کے ساتھ گرفتار کرلیا اور پوچھا کہ کیا تو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔ اس نے کہا بے شک میں نبی ہوں۔ خالد نے ایک گھانس کے گٹھے میں اس کو باندھا اور آگ لگا کر زندہ جلا دیا۔

"بیان" بن سمعان تمیمی

یہ شخص حضرت امام محمد باقرؒ کا ہم عصر تھا اور نبوت کا دعویٰ کرتا تھا کہتا تھا کہ میں اسم اعظم کے ذریعہ زہرہ کو بلالیتا ہوں۔ تناسخ، رجعت اور حلول کا قائل تھا اور دعویٰ کرتا تھا کہ میرے جسم میں خدائے پروردگار کی روح حلول کرگئی ہے اور اس کے ثبوت میں قرآن پاک کی بہت سی آیتیں پیش کرتا تھا۔ جس طرح آج کل مرزا قادیانی کی گمراہ جماعت بعض آیات قرآنی سے مرزا کی نبوت ثابت کرتے ہیں اور جس طرح مرزا قادیانی دجال نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں یہ لکھا ہے کہ (معاذ اللہ) حضرت محمد علیہ السلام پر مسیح ابن مریم علیہ السلام اور دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت منکشف نہیں ہوئی۔ اسی طرح یہ کذاب بھی یہ کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کا صحیح "بیان" صرف مجھے ہی سمجھایا ہے اور آیات قرآنی کا وہ مفہوم نہیں جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اس کے اس دعویٰ سے متاثر ہو کر اس کے پیرو کہتے تھے کہ قرآن پاک کی یہ آیت "بیان" بن سمعان ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

ھذا بیان للناس وھدی و موعظۃ للمتقین۔

یہ لوگوں کے لئے "بیان" اور متقین کے لئے ہدایت و نصیحت ہے۔

چنانچہ خود "بیان" یہ کہا کرتا تھا۔

انا البیان وانا الھدی والموعظۃ۔

یعنی میں ہی "بیان" ہوں اور میں ہی ہدایت و موعظۃ ہوں۔

اس جھوٹے نبی نے حضرت امام محمد باقرؒ جیسی جلیل القدر ہستی کو بھی اپنی جھوٹی اور خود ساختہ نبوت کی دعوت دی تھی۔ اس نے حضرت امام باقرؒ کو ایک خط میں جو عمر بن عفیف کے ہاتھ بھیجا تھا یہ لکھا۔

اسلم تسلم و تر تقی من سلم فانک لا تدری حیث یجعل اللہ النبوۃ

یعنی تم میری نبوت پر ایمان لاؤ تو سلامت رہو گے اور ترقی کرو گے تم نہیں جانتے کہ خدا کس کو نبوت عطا کرتا ہے۔

حضرت امام محمد باقرؒ یہ خط پڑھ کر بہت غضب ناک ہوئے اور اس کے قاصد سے فرمایا اس خط کو نگل جا۔ وہ نگل گیا اور فوراً تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اس کے بعد حضرت امام نے "بیان" کے لئے بددعا کی اور اس پر لعنت فرمائی۔

ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہ جعفر صادقؒ سے عرض کیا کہ قرآنی آیت **وھو الذی فی السماء اللہ و فی الارض اللہ** کی تاویل "بیان" بن سمعان اس طرح کرتا ہے کہ آسمان کا اللہ اور ہے اور زمین کا اور۔ اور آسمان کا اللہ زمین کے اللہ سے افضل ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا زمین و آسمان کا معبود و الٰہ ایک ہی خدائے واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور "بیان" دجال و کذاب ہے۔

علامہ عبدالقاہر بغدادی اپنی کتاب "الفرق بین الفرق" میں لکھتے ہیں کہ "فرقہ بیانیہ" ملت اسلام سے خارج ہے کیونکہ ان میں بعض اس کی نبوت کے اور بعض اس کی الوہیت کے قائل ہیں۔ اسی پر مرزائیوں کو قیاس کرلینا چاہئے جو مرزا قادیانی کی نبوت کے قائل ہیں۔

باقی ص ۲۴ پر

ناظم آباد میں شبان ختم نبوت کا قیام، حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا ایمان افروز خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما جناب حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے "تنظیم شبان ختم نبوت" کے مرکزی یونٹ نارتھ ناظم آباد بلاک ڈی میں تنظیم کے اراکین کے عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا کہ روز اول سے حق و باطل کا مقابلہ رہا ہے اور ہر دور میں رب ذوالجلال نے باطل کی سرکوبی کے لئے ایسے مردان کار کھڑے کردیئے جنہوں نے اس عزیمت کی راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دیا اور نوجوانوں کا کردار ہر ایسی تحریک میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ اپنی مضبوط قوت ارادی سے ہر فتنے کا پرزور مقابلہ کریں۔ حضرت حکیم العصر نے اس بات پر زور دیا کہ اس دور کا سب سے عظیم فتنہ قادیانیت ہے جو اپنی رنگین تاویلات سے سادہ لوح مسلمانوں کو پھانسنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر دور میں علمائے امت نے اس فتنے کی سرکوبی کی ہے اور انشاء اللہ العزیز اب یہ فتنہ اپنی زندگی کے آخری سانس پورے کررہا ہے۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب اس ناپاک فتنے سے خدا کی زمین پاک ہوجائے گی۔ حضرت حکیم العصر نے اس بات کی تاکید فرمائی کہ شبان ختم نبوت کے تحت صرف کراچی شہر میں کم از کم ایک ہزار یونٹیں ہونی چاہئیں اور ہر یونٹ میں کم از کم ایک سو ارکان ہوں اور کراچی کے ائمہ مساجد کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ فوری طور پر ہر مسجد میں یونٹ قائم کریں اور روزانہ عصر کی نماز کے بعد کم از کم پندرہ منٹ "تحفہ قادیانیت" کی تعلیم دیا کریں تاکہ اس فتنے کی بدباطنی امت مسلمہ کے سامنے عیاں ہوں اور متحد ہو کر اس کے خلاف دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع کرے۔ جس کی ترتیب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر مسجد باب الرحمت پرانی نمائش سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ حضرت حکیم العصر کے بیان کے بعد "تنظیم شبان ختم نبوت" کے مرکزی کمیٹی کے عہدیداروں کا اعلان کیا گیا۔ جس کی ترتیب یہ ہے۔

مرکزی امیر ——— مفتی منیر احمد اخون۔
ناظم اعلیٰ ——— محمد اکبر مدنی۔
ناظم الامور ——— محمد ناصر۔
ناظم نشر و اشاعت ——— محمد عامر۔
ناظم خزانہ ——— محمد نعیم۔

اس کے علاوہ حضرت حکیم العصر نے دس نئی یونٹوں کا افتتاح فرمایا۔

قسط نمبر ۲

تحریر: محمد طاہر رزاق، لاہور

بیماریوں کا عالمی چیمپئن

نبی افرنگ' مرزا قادیانی کی وحشتناک و عبرتناک داستان حیات سے ایک ورق

گرمیوں میں جرابیں

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب بالعموم گرمی میں بھی جراب پہنا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۶۷)

یہی گرمی دماغ کو چڑھتی تو بڑیاں ہانکتا تھا۔ (ناقل)

کھانسی

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی ایسی کہ دم نہ آتا تھا۔ البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۰۳)

مائی اوپیا

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا۔ اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۱۹)

بھانو تو رات کو بھی نظر آجاتی تھی۔ (ناقل)

چکر

میں نے حضرت ام المومنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر آجایا کرتا ہے۔ اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۳۱)

چکرباز کو چکر؟ (ناقل)

دل گھٹنے کا دورہ

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوگئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے روزہ توڑ دیا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۳۱)

پیچش

ایک دن حضور کو پیچش کی شکایت ہوگئی۔ بار بار قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ حضور نے ہمیں سوئے رہنے کے لئے فرمایا۔ جب حضور رفع حاجت کے لئے اٹھتے تو خاکسار اسی وقت اٹھ کر پانی کا لوٹا لے کر حضور کے ساتھ جاتا۔ تمام رات ایسا ہی ہوتا رہا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۳۳)

اور آخر ایک دن اسی چکر میں جہنم رسید ہوگیا۔ (ناقل)

گرمی دانے

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پشت پر گرمی دانے نکل آتے تھے تو سہلانے سے ان کو آرام آجاتا تھا۔ بعض اوقات فرمایا کرتے کہ میاں جلون کرو جس سے مراد یہ ہوتی تھی کہ انگلیوں کے پوٹے بالکل آہستہ آہستہ اور نرمی سے پھیرو۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۹۵)

ہاتھوں میں ایسی جلون ہوئی تھی کہ قرآن میں بھی تحریف کروالی۔ (ناقل)

درد گردہ

ایک دفعہ حضرت صاحب کو بہت سخت درد گردہ ہوا۔ جو کئی دن تک رہا۔ اس کی وجہ سے آپ کو بہت تکلیف رہتی اور رات دن خدام باہر کے کمرہ میں جمع رہتے۔

(ذکر حبیب ص ۲۹ از مفتی محمد صادق قادیانی)

دوران سر

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کبھی کبھی دوران سر کی تکلیف ہوجاتی تھی۔ جو بعض اوقات اچانک پیدا ہوجاتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب گھر میں ایک چارپائی کو کھینچ کر ایک طرف کرنے لگے تو اس وقت اچانک چکر آگیا اور لڑکھڑا کر گرنے کے قریب ہوگئے۔ مگر پھر سنبھل گئے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۱۳ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

مگر وادی ارتداد میں گر کر نہ سنبھل سکا۔ (ناقل)

باقی آئندہ شمارہ میں

راولپنڈی اور اسلام آباد میں ۱۰/ ستمبر کو بھرپور یوم احتجاج

راولپنڈی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کے حکم پر حکومت کی قادیانیت نوازی اور قادیانیوں کو تحفظ حقوق انسانی کمیشن میں نمائندگی دینے اور دیگر قادیانیت نوازی کے خلاف ۱۰/ ستمبر جمعۃ المبارک کو راولپنڈی اور اسلام آباد میں بھرپور طور پر یوم احتجاج منایا گیا۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء کرام نے اپنی اپنی مساجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے پیش کی گئی قراردادیں پاس کیں اور عوام الناس سے عہد لیا کہ جب بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے ہمیں صدا دی تو ہم لبیک کہتے ہوئے جماعت کے شانہ بشانہ کام کریں گے۔ راولپنڈی کے علماء کرام میں سے مخدوم زادہ قاضی اسرار الحق حقانی' مولانا عبدالمجید ہزاروی' قاری محمد امین صاحب' قاری محمد اخلاق' مولانا عبدالواحد درانی' قاری محمد یونس' مولانا اشرف علی صاحب' سید انظار حسین بخاری' مولانا محمد اکرم ہمدانی' قاری محمد یوسف ہزاروی' قاری محمد بشیر صاحب' مولانا عبدالحکیم صاحب' مولانا قاری عبدالرؤف' حکیم قاری عبدالرحمان صاحب' قاری محمد ضمیر' مفتی امداد اللہ' مولانا قاری محمد یوسف سیفی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نوجوان مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور دیگر علمائے کرام نے ختم نبوت کے مطالبات کے حق میں خطاب کیا۔ اسلام آباد سے مولانا محمد عبداللہ' مولانا عبدالرؤف الازہری' قاری محمد شریف ہزاروی' مولانا قاری احسان اللہ' مولانا نذیر فاروقی' مولانا عبدالقدوس' قاری عبدالغفار اور دیگر علماء کرام نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کے حق میں خطاب فرمایا۔ نیز جمعیت علماء اسلام فضل الرحمان گروپ کے مولانا عبدالغفار توحیدی' مولانا حسین علی توحیدی' مولانا قاری ابوبکر توحیدی' مولانا تاج محمد صاحب' مولانا مقصود حسین گردیزی' مولانا عبدالرزاق عزیز' قاری محمد زرین خان' مولانا عبدالرشید اور دیگر علماء کرام نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کی تائید کرتے ہوئے اس بات کا اعادہ کیا کہ جب بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ حکم دیں گے ہم مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ کام کریں گے۔

۱۴۳ خاندانوں کے گھروں کو گرانے کا فیصلہ واپس لیا جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے نگران وزیر اعلیٰ پنجاب شیخ منظور الٰہی اور مقامی ڈویژنل کمشنر سے مطالبہ کیا ہے کہ دریائے چناب کے غربی جانب بالمقابل مسلم کالونی ربوہ کے درمیان ۴۶ سال سے آباد مسلمانوں کے ۱۴۳ خاندانوں کے گھروں کو گرانے کا فیصلہ واپس لیا جائے اور نام نہاد سیرگاہ کو کسی اور جگہ تعمیر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب سے نگران حکومت آئی ہے قادیانیوں کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں اور قادیانی' سرکاری افسروں سے مل کر مسلمانوں کے لئے مسائل پیدا کر رہے ہیں جس کی بھرپور مذمت کی جاتی ہے اور ربوہ کے قادیانی ربوہ کے اردگرد بھی مسلمانوں کی آبادی کو برداشت نہیں کرتے اور نہ ہی مسلم کالونی کے الائیوں کو سکون سے رہنے دیتے ہیں جبکہ قادیانی غیر مسلم اقلیت نے ووٹ بھی نہیں بنائے۔ اس لئے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے ممبران مسلمان ہی منتخب ہوتے ہیں اور پہاڑوں میں روڑی کوٹنے والے اور کچی آبادی کے مسلمان لوگ ان کو ووٹ دیتے ہیں۔ چونکہ نگران حکومت کے وزیر اعظم معین قریشی' قادیانی ایم ایم احمد برادر مرزا طاہر احمد کی سفارش پر مقرر ہوئے ہیں۔ اس لئے قادیانی مسلمانوں سے انتقام لے رہے ہیں جبکہ ربوہ میں قادیانیوں کے پاس ایک ہزار ایکڑ سے زائد اراضی ہے جس کی قیمت ایک آنہ مرلہ ہے چونکہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا ہے اس لئے قادیانی سازشیں کر رہے ہیں۔

●●

نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیم قادیانیوں کی تنظیم ہے' اسے وزارت داخلہ کا ذیلی ادارہ بنانا بدترین قسم کی قادیانیت نوازی ہے' مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام علی جامع مسجد قصور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مجلس کے ضلعی امیر چوہدری فضل حسین نے صدارت کی۔ خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ کندیاں کے سجادہ نشین اور عالمی مجلس کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد اور قصور کے مشہور عالم دین حضرت مولانا سید محمد طیب ہمدانی مہمان خصوصی تھے۔ مقررین نے مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت پر گفتگو کی۔ مجلس کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے نگران حکومت کے اس اقدام کی مذمت کی جس کے تحت حکومت نے نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیم جس کی پشت پناہی قادیانی کر رہے ہیں اور جس کی سربراہ عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ اور مجیب الرحمان ایڈووکیٹ ہیں کو قانونی حیثیت دے کر وزارت داخلہ کا ایک ذیلی ادارہ بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کے تمام مسلمان' انسانی حقوق کے حامی ہیں اور کسی بھی غیر مسلم کی زندگی کے دشمن نہیں لیکن اگر انسانی حقوق کا معنی یہ لیا جائے کہ پاکستان میں تمام اہم کلیدی اسامیوں پر قادیانیوں کو بٹھا دیا جائے اور انہیں ملک میں مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کا پرچار کرنے کی کھلی چھٹی دے دی جائے تو ہم ایسا ہرگز نہیں ہونے دیں گے اور ملک عزیز کی سلامتی کے لئے اور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔ حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر مولانا کی تائید کی۔ انہوں نے کہا کہ نگران حکومت میں دو قادیانی وزیر شامل ہیں اور یہ حکومت قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ حکومت کے حالیہ اقدامات سے خدشہ ہے کہ قادیانیوں کے ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس کو منسوخ کرنے کی کوشش کرے گی۔ مقررین نے جن میں ہفت روزہ لولاک فیصل آباد کے ایڈیٹر مولانا طارق محمود بھی شامل تھے' حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی حمایت میں کسی آئینی ترمیم و تنسیخ کے چکر میں نہ پڑے ورنہ حکومت کے خلاف ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء سے بھی بڑی تحریک اٹھ کھڑی ہوگی جس کا مقابلہ موجودہ درآمد شدہ وزیر اعظم کی حکومت نہیں کر سکے گی۔ اس کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ لاہور ڈویژن اور مولانا محمد اکرم طوفانی مبلغ سرگودھا نے بھی خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' نگران حکومت کو واضح کرتی ہے کہ اگر حکومت کا کوئی حکم قرآن و سنت کے مطابق ہو گا تو اس کی حمایت کی جائے گی اور اگر کوئی حکم قرآن و سنت کے خلاف ہو گا تو اس کو ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔

۲۔ نگران حکومت اگر پاکستان میں امن' سلامتی اور تخریب کاری ختم کرنا چاہتی ہے تو پھر قادیانیوں کو ملک کے تمام کلیدی عہدوں سے فوراً برطرف کرے۔

۳۔ قادیانی امریکہ' اسرائیل' برطانیہ' ہندوستان کے ایجنٹ ہیں اور قادیانیوں کے ان ممالک کی تخریب کار تنظیموں سے رابطے ثابت ہو چکے ہیں۔ مرزا طاہر کا بیان کہ عنقریب پاکستان ختم ہو جائے گا' پاکستان صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا' پاکستان کو نیست و نابود کردو' پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا کردو' لندن میں ایک جلسہ میں ہندوستانی سفیر کی موجودگی میں ہندوستان زندہ باد کے نعرے لگانا' پاکستان دشمنی کا زندہ ثبوت ہے۔

۴۔ قادیانی تقریباً ۱۸ سال سے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جا چکے ہیں لیکن اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مرزائیت

کی تبلیغ کرتے ہیں۔ نیز شعائر اسلامی کا استعمال کررہے ہیں لہٰذا قادیانیوں کے خلاف سخت کارروائی کرکے قانون پر عمل کرایا جائے۔

۵۔ قرضے ہڑپ کرنے والوں' ٹیکس چوروں' ٹیلی فون و بجلی کے بلوں کی ادائیگی نہ کرنے والوں سے ایک ایک پیسہ واپس لیا جائے۔ سیاسی رشوت کے ذریعے پلاٹ تقسیم کرنے والے سیاسی لیڈروں کے خلاف کارروائی کی جائے اور بدعنوان افسروں کا بھی خاتمہ ضروری ہے۔

۶۔ ٹیلی ویژن پر فحش ڈرامے' کلچر پروگرام' عورت کو اشتہار کے طور پر استعمال کرنا' اخبارات و رسالوں پر عورت کی عریاں تصویریں شائع کرنا' وی سی آر پر بلیو پرنٹ' ڈش اینٹینا کے ذریعے بے حیائی کو فروغ دیا جارہا ہے جو کہ قرآن و سنت کے خلاف ہے ان تمام منکرات کو فوراً ختم کیا جائے۔ ●●

حکومت سے پرزور احتجاج

ہم حکومت سے پرزور احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو جو کہ کافر ہیں اہم کلیدی اور حساس اداروں اور شعبوں سے ہٹایا جائے کہ ان سے وفا کی امید نہیں اور نبوت کا مذاق اڑانے والوں سے ہمدردی اور نرم رویہ نہ رکھا جائے جو کہ ہمارے محلوں میں ہمارے نوجوان بچوں کو دعوت کے بہانے اور تبلیغ کے بہانے اور بے روزگاروں کو روزگار کے بہانے جال میں پھانس کر بہکا رہے ہیں اور دین اسلام اور علماء کرام سے متنفر کررہے ہیں۔ خدارا اس طرف توجہ دیجئے اور قادیانیوں کے اس عمل کو حکومتی سطح پر روکئے ورنہ آخرت میں اللہ رب العزت کے سامنے جواب دینا ہوگا اور حضورؐ کی شفاعت سے محروم ہوجائیں گے۔

۱۔ محمد احمد صدیقی۔
۲۔ زوجہ محمد احمد صدیقی۔
۳۔ تنویر احمد صدیقی و اہلیہ۔
۴۔ توقیر احمد صدیقی۔
۵۔ عفران احمد صدیقی۔
۶۔ ردا احمد صدیقی۔

گلشن آباد' فیڈرل بی ایریا' کراچی۔ ●●

قادیانی جماعت کی الیکشن کمیشن کو درخواست آئین سے کھلی بغاوت ہے' حافظ محمد انور مندوخیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات و رابطہ حافظ محمد انور خان مندوخیل نے ایک اخباری بیان میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے کہ قادیانیوں کی قومی اور صوبائی اسمبلی کی مخصوص نشستوں پر انتخاب کرائے جائیں گے۔ حافظ محمد انور خان مندوخیل نے کہا کہ قادیانیوں کی انجمن احمدیہ کی طرف سے الیکشن کمیشن کو یہ درخواست دینا کہ ہماری قومی اور صوبائی اسمبلی کے انتخاب مخصوص نشستوں پر نہ کرائے جائیں' ملکی آئین سے کھلی بغاوت ہے اور اپنے آپ کو ابھی تک غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے سے دریغ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ قادیانی ۱۹۷۳ء کے آئین و صدارتی امتناع قادیانیت آرڈیننس اور دیگر ملکی قوانین کی مسلسل خلاف ورزیاں کررہے ہیں اور یہ بات اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ قادیانی پرامن شہری نہیں بلکہ ملک و ملت اور آئین کے دشمن ہیں۔ آخر میں حافظ محمد انور خان مندوخیل نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی انجمن احمدیہ کی مسلسل ملک دشمنی کے خلاف ایکشن لیتے ہوئے ان کی منقولہ اور غیر منقولہ پراپرٹی کو بحق سرکار ضبط کرے اور انجمن احمدیہ پر فوری پابندی لگائی جائے۔ ●●

ایبٹ آباد نواں شہر میں عظیم الشان محسن انسانیتؐ کانفرنس

کانفرنس سے مولانا عبدالرؤف الازہری اور صاحبزادہ طارق محمود کا ولولہ انگیز خطاب

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام عظیم الشان محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس ۱۴/ربیع الاول ۱۴۱۴ھ بمطابق ۳۱/اگست ۱۹۹۳ء کو نواں شہر کی جامع مسجد میں انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد کی گئی۔ اس پروقار تقریب کا آغاز حافظ بشیر اور حافظ شاہنواز نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ نعت رسول مقبولؐ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے ننھے بچوں محمد حنیف خان اور عمران صابر نے پیش کی تو مجمع نور کی محفل کا سماں پیش کرنے لگا۔ اس پرشکوہ محسن انسانیتؐ کانفرنس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات و نشریات ایڈیٹر ہفت روزہ لولاک فیصل آباد جناب مولانا طارق محمود تھے۔ مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالرؤف الازہری نے محسن انسانیتؐ کے فضائل و خصائص اس قادر الکلامی سے پیش کئے کہ سامعین اپنی سماعتوں کے ذریعے شبنم کے ٹھنڈے قطرے اپنے پیاسے دلوں پر گرتے محسوس کرنے لگے۔ صاحبزادہ طارق محمود جب منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو ہزاروں کا مجمع یوں ہوگیا گویا سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ ایسے میں صاحبزادہ طارق محمود نے سورۃ بقرہ کی آیات سے اپنے خطاب کا آغاز کیا۔ انتہائی ٹھنڈے میٹھے انداز سے محسن انسانیتؐ کی سیرت طیبہ کے موتی پروتے گئے اور مجمع سے متواتر "سبحان اللہ' سبحان اللہ" کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ ہولے ہولے خطابت میں شعلہ نوائی کا رنگ ابھرنے لگا۔ آپ کی گھن گرج اس وقت اپنے نکتہ عروج کو چھونے لگی۔ جب موجودہ نگران حکومت کی قادیانیت نوازی کا ذکر آیا تو مجمع دم بخود ہوگیا۔ جب مرزائیت اور مرزائیت نوازی کے خلاف مجاہد بننے کی دعوت دے کر صاحبزادہ طارق محمود منبر سے اترے تو ہر دل میں اپنا سب کچھ تاج و تخت ختم نبوت کی عظمت پر لٹا دینے کی ترنگ تھی۔ رات گئے مجاہدانہ آب و تاب کے ساتھ ختم ہونے والی اس محسن انسانیتؐ کانفرنس میں جہاں عشق رسالتؐ کے ولولے تھے وہاں ایک فکر اور ایک پیغام تھا۔ جسے ہزارہ کے غیور عوام نے دل و جاں کے ساتھ قبول کیا اور اس عہد کے ساتھ گھروں کو لوٹے کہ جب بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان یا آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے تحفظ ناموس رسالتؐ کے لئے پکارا تو اہلیان ہزارہ حسب سابق ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ●●

بے نظیر بھٹو اسلامی تعزیرات کے خلاف ہرزہ سرائی بند کریں' مولانا اکرم طوفانی

اسلام کسی بھی پیغمبر کی توہین کی اجازت نہیں دیتا' بے نظیر خود کو سیاست تک محدود رکھیں

مولانا اکرم طوفانی مبلغ سرگودھا نے بے نظیر کے اس اخباری بیان پر زبردست تنقید کی ہے جس میں بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ توہین رسالت اور توہین خدا کے سلسلے میں جو قوانین بنائے گئے ہیں وہ غیر مسلم اقلیتوں کو ہراساں کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں اور یہ کہ اس قانون کی آڑ میں اقلیتوں کا استحصال کیا جارہا ہے۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ بے نظیر کو مغرب سے یہ تحفہ ورثہ میں ملا ہے کہ وہ اکثر اوقات اسلامی تعزیرات کو اپنی نسوانیت کا نشانہ بنائی رہتی ہیں حالانکہ اس قانون کو بنے ہوئے تین سال کا عرصہ ہونے والا ہے اور اس عرصہ میں صرف ایک گستاخ رسول کو سزا ملی ہے جس کا کیس ابھی تک ہائی کورٹ میں لٹک رہا ہے اور یہ خدا بہتر جانتا ہے کہ وہ کب اپنے انجام کو پہنچے گا۔ یہ بات نہیں ہے کہ اگر کوئی اقلیت حضورؐ کی توہین کرے تو وہ سزا کا مستحق ہوگا بلکہ اگر کوئی بدبخت حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور رسول خدا کی توہین کا ارتکاب کرتا ہے تو مسلمان اس کے خلاف بھی قانون کو حرکت میں لانے کی کوشش کریں گے۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ پاکستان میں اقلیتوں کو مکمل حقوق حاصل ہیں اور حقوق

انسانی کے نام پر لادین لابیاں بلاوجہ اسلام کو نشانہ بناتی رہتی ہیں جس میں بے نظیر پیش پیش ہیں۔ بے نظیر کے باپ کے خلاف کوئی گستاخانہ جملہ کہہ دیا جاتا ہے تو بے نظیر کے علاوہ پیپلز پارٹی کے سارے جیالے متحرک ہوجاتے ہیں تو پھر بے نظیر کی حماقت کہئے کہ وہ مسلمانوں سے یہ توقع رکھتی ہیں کہ حضورؐ کے خلاف کوئی انسان نازیبا الفاظ استعمال کرے اور مسلمان خاموش رہیں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ بے نظیر صرف سیاست تک اپنے آپ کو محدود رکھیں اور مداخلت فی الدین سے احتراز کریں ورنہ حشر وہی ہوگا جو ایسے لوگوں کا مقدر ہوتا ہے۔ ●●

مرزا رفیع کا جھنگ اٹھارہ ہزاری کے قریب زمین خریدنا خطرناک سازش ہے

یہ رقم کہاں سے آئی؟ عالمی مجلس جھنگ کے اجلاس میں زمین خریدنے پر زبردست احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے دفتر میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام و معززین شہر کا ایک ہنگامی اجلاس بروز سوموار منعقد ہوا۔ اجلاس میں قادیانیوں کی ملک میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ ملک پاک کے طول و عرض میں تمام تر دہشت گردی' قتل' ڈاکوں' بموں کے دھماکے اور مساجد میں نہتے نمازیوں پر فائرنگ اور بدامنی کی فضا کا ذمہ دار اسی گروہ کو قرار دیا گیا کہ جو باسیان پاکستان سے اپنے کافر قرار دیے جانے کا انتقام لے رہے ہیں۔ اجلاس نے ضلع جھنگ کے انتہائی پرامن علاقہ چک نمبر ۱۶/ے تحصیل جنوبی چاہ چیلے والا حسین آباد بھکر روڈ تھانہ اٹھارہ ہزاری میں مرزا رفیع احمد وغیرہ کا ۳۵۰۰ کنال رقبہ خرید کر مذہب کے نام پر ربوہ (قادیان) جیسا نیا مرکز قائم کرنے کو ان پڑھ اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی گہری سازش قرار دیا اور اسے جھنگ میں مزید بدامنی و کشیدگی پیدا کرنے کا سبب قرار دیا۔ اس اجلاس میں قادیانیوں کی اس سازش کی پرزور مذمت کی گئی۔ اجلاس میں حکومت پاکستان' حکومت پنجاب و ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ سے پرزور مطالبہ کیا گیا یہ رقبہ جو اس ملک و اسلام دشمن قادیانی گروہ کے ان وڈیروں کے نام رجسٹری نمبر ۲۸ مورخہ ۸۳-۲-۲۸ الاٹ کیا گیا ہے فی الفور منسوخ کیا جائے اور قادیانیوں کو اس مذکورہ زمین سے بے دخل کرکے اہل علاقہ و جھنگ کو اس گھناؤنی سازش سے پاک کیا جائے تاکہ جھنگ کے عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔ اجلاس میں پرزور مطالبہ کیا گیا کہ اتنی کثیر رقم کے بارے میں بھی خصوصی ٹیم کے ذریعے انکوائری کرائی جائے کہ مرزا رفیع احمد کے خاندان کے پاس یہ رقم کہاں سے آئی۔ آیا اس کا ٹیکس حکومت پاکستان کو ادا بھی کیا گیا یا نہیں۔ خصوصاً" قادیانی جماعت کے عہدیداروں کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے گوشوارے بنائے جائیں۔ مزید مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے' قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کی جائے تاکہ مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکیں' شرعاً" و قانوناً" قادیانی اذان نہیں کہہ سکتے انہیں اس کا پابند کیا جائے تاکہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا تصادم نہ ہونے پائے۔ ●●

امتناع قادیانیت آرڈیننس کا خاتمہ کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا

انسانی حقوق کمیشن نے ہمیشہ قادیانیوں کی نمائندگی کی ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر قادیانیوں کی کلیدی اسامیوں پر تعیناتی' انسانی حقوق کمیشن میں قادیانیوں کی نامزدگی اور حکومتی سرپرستی اور انسانی حقوق کی آڑ میں قادیانی قوانین کے خاتمے کی حکومتی سازشوں کے خلاف ننکانہ صاحب میں بھی یوم احتجاج منایا گیا۔ شہر بھر کی مساجد میں خطیب حضرات نے موجودہ حکومت کی طرف سے قادیانی سرپرستی کی بھرپور مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو فی الفور کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب' حرکتہ الجہاد اسلامی' انجمن فدایان رسول عربی' تحریک تکمیل پاکستان اور دعوت اسلامی پاکستان کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے معروف مذہبی و سماجی رہنما عبدالحمید رحمانی نے کہا کہ موجودہ حکومت کی طرف سے قادیانیوں کی سرپرستی انتہائی افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی انسانی حقوق کی آڑ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس اور آئین میں دیگر ترامیم کے خاتمے کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ انسانی حقوق کمیشن جس نے ہمیشہ سے قادیانیوں کی نمائندگی کی ہے' اس کی حکومتی سرپرستی بند کی جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے اور آئین میں قادیانیوں کے متعلق کی گئی ترمیمات کو ختم کرنے کے متعلق واضح اعلان کیا جائے تاکہ مذہبی اور عوامی حلقوں میں پائی جانے والی بے چینی ختم ہوسکے۔ ننکانہ بار ایسوسی ایشن کے سینئر رکن مرمحمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ نے کہا کہ سپریم کورٹ کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو جائز قرار دینے کے حالیہ واضح فیصلے کے بعد بنیادی حقوق کی آڑ میں اس کا خاتمہ بلاجواز ہوگا۔

●●

مرکزی ناظم اعلیٰ سے اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا ایک تعزیتی اجلاس مولانا عبدالواحد کی صدارت میں دفتر ختم نبوت میں ہوا جس میں مولانا انوار الحق حقانی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا عبدالرحیم رحیمی' حاجی سید شاہ محمد آغا' حاجی سید سیف اللہ آغا' حاجی نسیم احمد خان' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی نعمت اللہ خان' چوہدری محمد طفیل احرار' فیاض حسن سجاد' سعید حسن' خلیل الرحمان' حافظ محمد انور مندوخیل' جناب غلام یاسین اور دیگر جماعتی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری کے بڑے بھائی مولانا حبیب الرحمان جالندھری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

نگران حکومت کی مرزائیت نوازی پر

ساہیوال میں یوم احتجاج

ساہیوال۔ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر ضلع ساہیوال کے تمام مقامات پر نگران حکومت کی مرزائیت نوازی پر یوم احتجاج منایا گیا۔ علماء کرام اور مقررین نے کہا کہ نگران حکومت کے دور اقتدار میں مرزائیوں کی ریشہ دوانیاں خطرناک حد تک بڑھ گئی ہیں۔ اگر ان کا فوری تدارک نہ کیا گیا تو دینی جماعتیں راست اقدام سے گریز نہیں کریں گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے دفتر میں ایک احتجاجی اجلاس منعقد ہوا جس میں پیرجی عبدالعلیم رائے پوری' مولانا عبدالستار' مولانا محمد احمد رشیدی' مولانا محمد شفیع قاسمی' خالد لطیف چیمہ' قاری عبدالجبار' محمد محبوب عالم' محمد اسلم بھٹی' محمد معاویہ رضوان اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے نگران حکومت کی قادیانیت نوازی پر شدید نکتہ چینی کی۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ گزشتہ روز فیصل آباد میں جھوٹے نبی کے دعویدار کی تشہیر کرنے والے شخص کو سزائے موت دی جائے۔ مقررین نے کہا کہ اس سازش کے پیچھے قادیانی کام کررہے ہیں لہٰذا تحقیقات اور تفتیش میں قادیانیوں کو شامل کیا جائے۔ علماء نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ قادیانی اخبار روزنامہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے۔ قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ علماء نے حکومت پر زور دیا کہ وہ اسرائیلی حکومت کو ہرگز تسلیم نہ کرے۔ ●●

کھڑیانوالہ اور چک جھمرہ کے علاقہ میں

قادیانی اشتعال انگیزیاں

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے مقامی ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس

پی سے مطالبہ کیا ہے کہ تھانہ کھرڑیانوالہ اور تھانہ چک جھمرہ کے دیہات میں امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر قصور وار قادیانی ملزمان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸۔سی کے تحت مقدمات چلائے جائیں اور قادیانیت کی تبلیغ اور شعائر اسلام کی توہین بند کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ملحقہ دیہات میں چند قادیانی غیر مسلموں کے گھر ہیں جو آئے روز غیر قانونی کارروائیوں کے ذریعہ مسلمانوں کو مشتعل کرتے ہیں جس کی وجہ سے امن و امان کا مسئلہ پیدا کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ متعلقہ تھانوں کے انچارج قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں نہیں روک رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کو قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے اور سرعام تبلیغی کیسٹ بجانے پر مقدمات چلائے جائیں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کے مردے دفن کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ شناختی کارڈ فارم یا اسکول کے داخلہ فارم پر خود کو مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانیوں کے خلاف پرچے درج کئے جائیں۔

حضرت امیر شریعت کو خراج تحسین

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ۳۰ ویں یوم وفات پر ان کی قومی' دینی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے انگریز کے خلاف جہاد کرتے ہوئے اپنی قیمتی زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند میں گزارا مگر ان کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی۔ شاہ صاحب نے وطن کی آزادی کے لئے بے پناہ قربانیاں دیں اور زندگی بھر مسلمانوں کے ذہنی انحطاط کو روکنے اور انہیں اسلام کے سچے فرزند بنانے کے لئے کوشاں رہے۔ انہوں نے عمر بھر قوم کو قرآن سنایا اور خواب غفلت سے جگایا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری تحریک تحفظ ختم نبوت کے روح رواں تھے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی تھے۔ آپ کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا۔ آپ نے شمع رسالت کے پروانوں کو فرقہ بندی کی دلدل سے نکال کر منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ یہ انہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں سبھی عقائد کے لوگ متحد ہیں۔ شاہ صاحب کی وفات ۲۱/ اگست ۱۹۶۱ء کو ملتان میں ہوئی تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

بقیہ۔ کچھ اور جھوٹے نبی

”بیان“ کا عبرت ناک انجام

کوفہ کے گورنر خالد بن عبداللہ قسری نے جب مغیرہ بن سعید عجلی کو زندہ جلایا تھا تو اس کے ساتھ ہی بیان بن سمعان کو بھی گرفتار کر کے لایا گیا تھا۔ جب مغیرہ جل کر خاک سیاہ ہو چکا تو خالد نے ”بیان“ سے کہا تیرا حشر بھی مغیرہ جیسا کروں گا۔ پھر خالد نے اس سے کہا کہ تیرا دعویٰ ہے کہ تو اسم اعظم جانتا ہے۔ جس کے ذریعے لشکروں کو شکست دے سکتا ہے تو اب تو یہ کر کہ اپنے اسم اعظم کے ذریعہ مجھے اور میرے عملہ کو جو تجھے جلانے کے لئے کھڑے ہیں ہلاک کر کے اپنے آپ کو بچالے۔ مگر وہ کذاب لب بھی نہیں ہلا سکا اور مغیرہ کی طرح خالد نے ”بیان“ کو بھی زندہ جلا کر بے نشان کر دیا۔

(جاری ہے)

بقیہ۔ ہمسایہ کے حقوق

حقوق کی ادائیگی تمام ہمسایوں سے بلا تخصیص ہے۔ ہمسایہ خواہ کسی بھی عقیدہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ یہودی' عیسائی یا کسی اور فرقہ کا' مسلمان پر سب کے حقوق ہیں۔ صحابہ کرامؓ بھی ہمسایہ کے حقوق کی ادائیگی بلا امتیاز مذہب و ملت کرتے تھے چنانچہ حضرت ابن عمرؓ کے ہاں ایک بکری ذبح ہوئی۔ جب حضرت ابن عمرؓ تشریف لائے تو پوچھا کہ ہمارے یہودی پڑوسی کا حصہ بھیجا اور آپؓ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے متعلق اس قدر مسلسل وصیت کی کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ یہ پڑوسی کو وارث بھی بنا دیں

گے۔ چنانچہ آرام کدوں میں رہنے والوں کو آس پاس کے مکینوں سے خواہ وہ حقیر ہوں رابطہ رکھنا چاہئے اور وہ پڑوسی کی تقریبوں اور مسرتوں میں حصہ دار بنیں۔ ان کے شریک غم ہوں تاکہ بھائی چارے کی فضا قائم ہو اور کوئی احساس کمتری میں مبتلا نہ ہو۔

بقیہ۔ درس قرآن نمبر۲

النبی اور رفع الصوت ایسی معصیت ٹھہریں کہ جن سے خطرہ ہے کہ توفیق سلب ہو جائے اور یہ خذلان آخر کار کفر تک پہنچا دے۔ جس سے تمام اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں اور کرنے والے نے چونکہ قصد ایذاء نہ کیا تھا اس لئے اس کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی کہ اس ابتلاء کفر اور حبط اعمال کا اصل سبب کیا تھا۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اگر کسی صالح بزرگ کو کسی نے اپنا مرشد بنایا ہو اس کے ساتھ گستاخی و بے ادبی کا بھی یہی حال ہے کہ بعض اوقات وہ سلب توفیق اور خذلان کا سبب بن جاتی ہے جو انجام کار متاع ایمان کو بھی ضائع کر دیتی ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

ابھی آگے مزید آداب نبوت کی تعلیم و ہدایات فرمائی گئی ہیں۔ جس کا بیان انشاء اللہ اگلی آیات میں آئندہ درس میں ہوگا۔

دعا کیجئے

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو آداب نبویؐ تعلیم فرمائے ہیں۔ ان کے مطابق ہمیں اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و تعظیم و تکریم کرنا نصیب ہو۔

یا اللہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور محبت کے ساتھ آپ کی عظمت' اور عظمت کے ساتھ آپ کا اتباع نصیب فرما۔

یا اللہ ہمیں ان اعمال و عقائد سے بچا لیجئے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناخوشی اور ناراضگی کا باعث ہوں اور ان اعمال کو ہمارے لئے آسان فرما دیجئے کہ جو آپ کے اور آپ کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی خوشنودی کا باعث ہوں۔ (آمین)

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ۔ توحید۔ اسلام کی جان

جدا ہونے لگے تو آپ کے صاحبزادے عبدالوہاب نے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی وصیت فرمائیں' جس پر آپ کے بعد عمل کروں۔ تو اس پر آپ نے فرمایا۔ ”خوف خدا کو اپنے اوپر لازم کر لو اور اللہ کے سوا کسی سے مت ڈرنا اور اللہ کے سوا کسی سے امیدیں وابستہ نہ کرنا اور اپنی حاجتیں خدا کے سپرد کرنا اور اللہ کے سوا کسی پر اعتماد مت کرنا اور تمام حاجات اللہ ہی سے طلب کرنا اور اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ مت کرنا۔ توحید پر ڈٹے رہنا' توحید پر ڈٹے رہنا۔ توحید ہر قسم کی خیر و برکت اور صلاح و فلاح کی جامع ہے۔ (الفتح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر ص ۱۴۸)

قادیانیت ہماری نظر میں

ترتیب و تحقیق: محمد متین خالد

یہ کتاب صد سالہ فتنہ قادیانیت کے بارے میں مشاہیر ملت' علماء کرام' مشائخ عظام' قائدین قوم' ارباب اقتدار' پارلیمنٹیرین حضرات' جسٹس صاحبان' شیوخ الحدیث' ممتاز سیاستدانوں' نامور صحافیوں' قابل قدر دانشوروں' مزدور رہنماؤں' مشہور ادیبوں' قائدین طلبہ' معتبر گواہ تمائندہ غیر مسلم شخصیات' سابق قادیانیوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد کے فکر انگیز مبنی بر حقائق' ایمان افروز و ولولہ انگیز مشاہدات و تاثرات اور حیرت انگیز و ہوش ربا انکشافات پر مبنی مستند تاریخی و تحقیقی دستاویز جو پوری ملت اسلامیہ کی آواز ہے۔

اس کتاب میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی' میاں شیر محمد شرقپور شریف' خواجہ غلام فرید' شاہ عبدالقادر رائے پوری' پیر جماعت علی شاہ' خواجہ حسن نظامی' حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ' خواجہ قمرالدین سیالوی' حضرت میاں کریم بخش صاحب مدظلہ' مولانا اشرف علی تھانوی' مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا' مولانا رشید احمد گنگوہی' مولانا احمد علی لاہوری' سید انور شاہ کاشمیری' سید محمد علی مونگیری' مفتی محمد شفیع' ابوالحسن ندوی' مفتی محمد حسن' مولانا شبیر احمد عثمانی' مولانا محمد یوسف بنوری' مرتضیٰ حسن چاند پوری' سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت' مولانا احمد رضا خان بریلوی' سید ابوالحسنات شاہ' مولانا احمد سعید کاظمی' مولانا محمد بخش مسلم' مولانا ثناء اللہ امرتسری' علامہ احسان الٰہی ظہیر' سید مودودی' ڈاکٹر اسرار احمد' حق نواز جھنگوی' حافظ کفایت حسین' قائداعظم' علامہ اقبال' ابوالکلام آزاد' مولانا ظفر علی خان' چوہدری افضل حق' لیاقت علی خان' ڈاکٹر عبدالقدیر' حفیظ جالندھری' ایم-ایم-عالم' شیخ مجیب الرحمٰن' ذوالفقار علی بھٹو' ضیاء الحق' بے نظیر بھٹو' محمد خان جونیجو' غلام مصطفیٰ جتوئی' میاں نواز شریف' جنرل فضل حق' غلام حیدر وائیں' سردار عبدالقیوم خان' خان آف قلات' پیر پگاڑا' چوہدری ظہور الٰہی' نوابزادہ نصراللہ خان' ایئر مارشل اصغر خان' مولانا مفتی محمود' مولانا محمد اجمل خان' مولانا عبدالحق' مولانا ظفر احمد انصاری' قاضی حسین احمد' پروفیسر غفور احمد' شاہ احمد نورانی' مولانا فضل الرحمٰن' حافظ حسین احمد' ملک قاسم' سردار شیرباز مزاری' زاہد سرفراز' پروفیسر طاہر القادری' علی احمد تالپور' مخدوم طالب المولیٰ' خان عبدالولی خان' سردار شوکت حیات' راجہ ظفر الحق' امیر عبداللہ روکڑی' قدرت اللہ شہاب' چراغ حسن حسرت' الیاس برنی' ماہر القادری' پروفیسر یوسف سلیم چشتی' فیاض اختر ملک صاحب' شورش کاشمیری' حمید نظامی' زیڈ اے سلہری' مجیب الرحمٰن شامی' حفیظ تائب' صلاح الدین (تکبیر)' نذیر ناجی' عطاء الحق قاسمی' چیف جسٹس میاں محبوب احمد' جسٹس محمد افضل ظلہ' جسٹس میاں نذیر اختر' جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری' جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے' جسٹس جاوید اقبال' جسٹس رفیق تارڑ' مقبول الٰہی ملک ایڈووکیٹ جنرل' نذیر احمد غازی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل' کمانڈر احمد شاہ مسعود وزیر دفاع افغانستان' شاہ فہد' مصطفیٰ کمال پاشا' شیخ احمد دیدات' پنڈت نہرو' دیوان سنگھ مفتون کے علاوہ ۴۰۰ سے زائد نامور شخصیات کے تاثرات شامل ہیں۔

"قادیانیت ہماری نظر میں" کے بارے میں اہل علم حضرات کے تاثرات

- "یہ بات میرے لیے باعث مسرت ہے اور میں قلبی فرحت محسوس کرتا ہوں کہ "قادیانیت ہماری نظر میں" اس عنوان و موضوع پر پہلی محنت ہے اور اتنی جامع ہے کہ اسے حرف آخر ہونے کا درجہ حاصل ہوگا۔ عزیزم محمد متین خالد صاحب کو اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کی جزائے خیر دے کہ انہوں نے اتنی گراں قدر محنت کی ہے کہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے"۔ (حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ)
- "محمد متین خالد نے قادیانیوں کے چند اوراق پر مشتمل پمفلٹ کے جواب میں ساڑھے سات سو صفحات کی ضخیم کتاب لکھ کر قادیانیوں کے کفر کے جواب میں ان کے سروں پر کوہ ہمالیہ دے مارا ہے۔ جس کے نیچے دبے قادیانیوں کی چیخیں میں اپنے کانوں سے سن رہا ہوں۔ جن میں سے قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کی چیخ سب سے بلند ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عظیم کتاب لکھ کر محمد متین خالد نے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ جس کے لیے تمام مسلمانوں کو ان کا ممنون و مشکور ہونا چاہیے۔ میری شدید خواہش ہے کہ یہ کتاب ہر مسلمان تک پہنچے اور مخیر حضرات اس کتاب کو خرید کر قادیانیوں تک پہنچائیں۔ ان کی اس کوشش سے اگر کوئی قادیانی "قادیانیت کے چنگل سے نکل گیا تو یہ عمل ان کے لیے پروانہ جنت ہوگا"۔ (محمد طاہر رزاق)
- "جناب محمد متین خالد سلمہ نے ایک قابل رشک اور عجیب و غریب ہنری کارنامہ سرانجام دیا ہے جو توفیق الٰہی کے بغیر ناممکن تھا۔ یہ ایک تاریخی اور تحقیقی دستاویز ہے"۔ (مولانا محمد اجمل خان)
- "قادیانیت ہماری نظر میں" اسلام کے تبلیغی سرمائے میں ایک قابل قدر اضافہ اور بلاشبہ اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ جو کام کئی اداروں' تنظیموں اور شخصیات کے کرنے کا تھا عزیزی متین خالد نے وہ تنہا سرانجام دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ "محبت" اور قادیانیت کے خلاف بے پناہ "نفرت" کے درمیان بیٹھ کر یہ کتاب مرتب کی ہے۔ مجھے یہ یقین ہے کہ مستقبل کا مورخ ان کی اس کاوش کو اپنے قلم سے سلام کرے گا۔ مجھے یہ کتاب دیکھ کر ان کی محنت پر رشک آ رہا ہے۔ یہ ایک تحریکی کتاب ہے جو ایک ذہنی انقلاب کا موجب بنے گی۔ قادیانیت کا کوئی بھی مکروہ پہلو ایسا نہیں جو اس کتاب میں بیان ہونے سے رہ گیا ہو"۔ (جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری)
- "قادیانیت ہماری نظر میں" پڑھ کر بے حد دلی خوشی ہوئی۔ میری نظر میں قادیانی اسلام اور انسانیت دونوں کے دشمن ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مساعی قبول فرمائے جو سنت صدیق اکبرؓ کو تازہ کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل رہتے ہیں"۔ (جسٹس میاں محبوب احمد چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)
- "برادرم محمد متین خالد نے قادیانیت کے حوالے سے "قادیانیت ہماری نظر میں" کے عنوان سے ایک ضخیم کتاب مرتب کر کے اہل علم پر یہ واضح کیا ہے کہ قادیانیت کوئی فروعی مسئلہ نہیں بلکہ اس پر اجماع امت موجود ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں بہت عرق ریزی سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے"۔ (عطاء الحق قاسمی۔ نامور صحافی)
- "محمد متین خالد کی تازہ کاوش قادیانیت کے بارے میں اجتماعی شعور کو بیدار رکھنے میں مدد دے گی اور ان کے زندہ الفاظ ان کا نام بھی زندہ رکھیں گے"۔ (مجیب الرحمٰن شامی۔ نامور صحافی)

پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے!

○ کمپیوٹر کتابت۔ ○ عمدہ کاغذ۔ ○ اعلیٰ طباعت۔ ○ مضبوط جلد۔ ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل۔ ○ صفحات 752۔ ○ قیمت 200 روپے۔

نوٹ: جماعتی کارکنوں کے لیے "خصوصی رعایت" قیمت صرف 90 روپے۔ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ ○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ

① عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ پاکستان فون نمبر: ۴۰۹۷۸

② مکتبہ سید احمد شہید ۱۰۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار۔ لاہور فون: ۷۲۸۸۶

تحریکِ ختمِ نبوّت 1974

ترتیب و تدوین

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء ' قادیانی احتساب کی سرگزشت ○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب ○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط ○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی نئی نویلی دلہن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان ○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں ○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت ○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس ○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی دعویدار ○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے دلچسپ سوالات ○ سکندر مرزا ایک قومی غدار ○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی ○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام ○ اقبالؒ اور قادیانیت ○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت ○ قادیانی جماعت کا بجٹ ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟ ○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں ○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں ○ اسرائیل میں مرزائی مشن ○ ربوہ کا سالانہ میلہ ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی ○ مولانا عبید اللہ انورؒ کی گرفتاری ○ بھٹو اور مرزا ناصر ○ فوج کا ہیڈ کوارٹر — ربوہ — ؟ ○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر ○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان ○ چینی سفیر ربوہ میں ○ مرزائی لندن پلان ○ مرزائی گھوڑے ○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی ○ محکمہ تعلیم اور قادیانی ○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی ○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں ○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ مولانا شمس الدینؒ کی شہادت ○ ربوہ 'علاقہ غیر ○ مرزائی سلطنت کے خواب ○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں ○ براڈ کاسٹنگ ان دی ربوہ ○ ربوہ 'سازشوں کا مرکز ○ اسمبلی میں چودھری ظہور الٰہی کا خطاب ○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد ○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد ○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی ○ سانحہ ربوہ 1974ء ○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم ○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی ○ قادیانی حوروں کی حقیقت ○ قادیانی جنت و دوزخ ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ رازدار باورچی کا قتل ○ کوثر نیازی ربوہ میں ○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی ○ شیزان ' قادیانیوں کی فیکٹری ○ ملک قاسم 'مجید نظامی ' آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات ○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں ○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی ○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹریبونل کی لمحہ بہ لمحہ کارروائی 'پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت ○ عمدہ کاغذ ○ اعلیٰ طباعت ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل ○ بہترین جلد ○ صفحات 1224 ○ قیمت: 200 روپے

○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے ○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 'حضوری باغ روڈ 'ملتان۔ فون: 40978

مصورِ پاکستان علامہ اقبال کا انتباہ

مصورِ پاکستان علامہ اقبال نے فرمایا

قادیانی بیک وقت اسلام اور وطن کے غدار ہیں

مصور پاکستان کا یہ فرمان ملک و ملت کیلئے ایک بہت بڑا انتباہ تھا چنانچہ کھلی آنکھوں نظر آتا ہے کہ اس ملک و ملت کے غدار اور تخریب کار ٹولے نے کس طرح اسلام اور وطن کی جڑیں کھوکھلی کرنا اپنا اولین مشن بنالیا اور عیاری ومکاری سے ملک کے اہم ترین عہدوں پر فائز ہو کر ملک و ملت کو قادیانیت کے جال میں پھنسانے کی کوشش کررہے ہیں کہ آج تقریباً چھیالیس سال کی طویل مدت میں بھی پاکستان اپنی مذہبی اور سیاسی ساکھ قائم نہ کرسکا، اس سازشی ٹولے کی ریشہ دوانیوں نے پاکستان کو ساری دنیا کی نگاہ میں ذلیل کیا، اب نئے انتخابات سرپر ہیں، اس سازشی قادیانی ٹولہ کے افراد مختلف سیاسی، پارٹیوں کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کی کوشش کریں گے، لہٰذا تمام امت مسلمہ سے گزارش ہے کہ اس سازشی ٹولے کے خلاف متحد ہو کر کڑی نظر رکھیں کہ کوئی قادیانی تو کسی سیٹ پر الیکشن نہیں لڑ رہا اسکی فوری اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی دفتر کو دیں اور اس کے خلاف بھرپور کوشش کریں گے اور یہ عہد کرلیں کہ کسی قادیانی کو کسی سیٹ پر کامیاب نہیں ہونے دیں گے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ختمِ نبوت کانفرنس صدیق آباد

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختمِ نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:
(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن (صاحب) جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸